بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولٰئک ہم المفلحون

تشحیذ الاذہان

مرتبہ

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

تمام خط و کتابت بنام مینیجر

جلد ۱۴ نمبر ۴

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء مطابق رجب المرجب سنہ ۱۳۳۷ھ

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام [illegible] غیر ممالک سے [illegible] طلباء [illegible]

باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا اور [illegible] پبلشر سے شائع کیا

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو

چونکہ ہر مہینہ ایک ہی رونا رویا جاتا ہے اس لیے تشحیذ کے ناظرین میری ضروری سے ضروری گزارش کو بھی معمولی ہی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ میں جو لکھتا ہوں خریداران تشحیذ کے فائدہ کے لیے۔ جب تشحیذ بلحاظ مضامین آپ کے لیے بہت مفید ہے تو آئندہ اس کے جاری رہنے کا بھی بندوبست کیجیے۔ جس کے لیے آپ کو کچھ زیادہ تکلیف نہیں کرنی پڑیگی۔ اور نہ میرا مطالبہ کچھ ایسا بڑا مطالبہ ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں۔ کہ تشحیذ کے خریدار کم از کم ایک ہزار ضرور ہوں۔ دوم اس پر آپ صاحبوں کی بے توجہی سے پانچسو روپیہ قرض ہو گیا ہے۔ اس کے اتارنے کا بندوبست کیا جائے۔ جو صاحب اس خصوص میں مجھے کوئی مشورہ دینگے میں بڑی خوشی سے اس پر غور کرونگا۔ اگر مضامین میں خاص نوعیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے تو بھی نمونہ کے طور پر کوئی مضمون بھجوائیں۔ خدا کے فضل سے باقاعدہ وقت پر تو گیارہ سال سے نکل رہا ہے۔

دلاویز مجموعہ

احباب کرام اپنی توسیع معلومات اور تبلیغ سلسلہ کے لیے مفصلہ ذیل ٹریکٹوں کا مجموعہ منگوا کر خود پڑھیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں تقسیم فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی حصہ دوم۔ قبولیت دعا کے چھیاسی گر۔ روحانی طبیب دریعنی روحانی مرضوں کا علاج۔ الوہیت پر نظر۔ تکفیر اہل قبلہ۔ حل چیستان مرزا کا جواب۔ بیوی کی تعلیم۔ کار آمد خواب۔ تبرا کا عدم جواز کتب شیعہ سے۔

یہ مجموعہ صرف ۸ر میں دیا جائیگا

مینیجر تشحیذ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء

امام مہدی کا غلام احمد نام معتبر کتاب شیعہ میں

دلیل العرفان میں مولوی احمد علی صاحب نے اعلان کیا کہ غلام احمد نام کتب شیعہ سے دکھلائیں تو لاکھ انعام پائیں۔

ہرچند کہ الہامی پیشگوئیوں پر نظر کرتے ہوئے اس مطالبہ کا پورا کرنا ضروری نہ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے خصم پر اتمام حجت کا ہمیں موقعہ دیا ہے۔ اسلئے مندرجہ ذیل سطور لکھی جاتی ہیں۔ سعید روحیں فائدہ اٹھائیں۔ مولوی احمد علی صاحب اور ان کی حمایت کا دم بھرنیوالے مجتہد سید علی صاحب الحائری سے تو تسلیم کی امید نہیں۔ دیکھئے بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷۔

جعفر بن محمد الفزاری معنعناً عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ و من قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیہ سلطاناً قال الحسین فلا یسرف فی القتل انہ کان منصوراً۔ قال سمی اللہ المہدی المنصور کما سمی احمد و محمد و محمود و کما سمی عیسیٰ المسیح

اللہ نے مہدی کا نام منصور رکھا۔ جیسے اس کا نام احمد، محمد، محمود

اور جیسا کہ اس کا نام عیسیٰ مسیح بھی ہے۔

اس حوالہ سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو مہدی کا نام احمدؐ بھی ہے۔ دوم وہ عیسیٰ مسیح بھی کہلائیگا۔ یہ زبردست حجت ہے شیعہ پر کہ آنیوالا مہدی ہی عیسیٰ مسیح ہو گا۔

پھر ملاحظہ ہو اسی بحار الانوار کا صفحہ ۹

"عن ابی جعفر انہ قال صاحب ھذا الامر اصغرنا سنا و احملنا شخصا قلت متی یکون قال اذا سارت الرکبان ببیعۃ الغلام فعند ذالک یرفع کل ذی صیصۃ لواء بیان اصغرنا سنا ای عند الامامۃ قولہ سارت الرکبان ای انتشر الخبر فی الآفاق بان بویع الغلام ای قائم"

اس حوالہ میں بتایا گیا ہے کہ مہدی کا نام غلام بھی ہو گا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ کہ اطراف میں یہ خبر مشہور ہو جائیگی کہ غلام یعنے امام قائم مہدی کی بیعت کر لی گئی۔ احمدؐ جو اصل نام ہے وہ پہلے بتا دیا۔ اب اس کے دوسرے جز کو بھی دکھا دیا جو لوگوں میں زیادہ مشہور ہے۔ دیکھئے غلام احمدؐ پورا نام امام قائم مہدی الزمان عیسیٰ المسیح کا ہم نے دکھا دیا۔ اب یہ آپ کا اختیار ہے کہ اپنی معتبر کتاب اور معصوم امام کے قول پر عمل کریں یا نہ کریں۔ ہمنے آپ لوگوں کا مطالبہ پورا کر دیا۔ اور یہ بھی دکھا دیا کہ مسیح مہدی سے الگ نہیں ہے۔

اگر اصغرنا سنا کو رہنے دیں اور نہ مانیں کہ یہ امر نسبتی ہے۔ اور غلام کے معنے ہی لڑکا ہی کریں تو اس سے آپ انکار نہیں کر سکتے کہ حضرت مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی اپنے مسیحی نفس بیٹے کی نسبت تھی ہے۔ جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہو گا۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ اس موعود بیٹے کا نام حسب تحریر بحار الانوار محمود و احمدؐ ہے۔ اور چھوٹی سی عمر یعنی پچیس سال کی عمر میں خدا نے اسے مصلح موعود کی حیثیت میں کھڑا کیا یعنی وہ امام تسلیم کیا گیا۔ اور انتشر الخبر فی الآفاق بان بویع الغلام کا مضمون صادق آیا یعنی شور پڑ گیا کہ لڑکے کی بیعت کی گئی۔ پس بہر دو صورت حجت ملزمہ قائم ہے۔

مکالمہ شیعہ و احمدی

نمبر ۱۴

شیعہ:۔ اچھا پھر تبرائے صحابہ جیسے مکروہ عقیدہ کا بانی و مبانی کون ہوا ہے؟ کیا جناب علی علیہ السلام نے حکم دیا تھا یا شیعوں نے خود ہی اسکو تجویز کر کے داخل عقائد کر لیا ہے؟

احمدی:۔ آپنے نہایت عجیب سوال کیا ہے۔ بے شک یہ معلوم کرنا بھی ضروری تھا کہ یہ مکروہ و مذموم عقیدہ تبرا جو اس قدر قرآن و حدیث و سیرۃ ائمہ و بزرگان اہلبیت کرام کے برخلاف ہے۔ تو پھر اس کا بانی و مبانی کون ہوا ہے۔ اس راز کی حقیقت بھی خداوند کریم کے فضل و کرم سے ایسی معتبر کتاب شیعہ سے معلوم ہوئی ہے۔ کہ منصف مزاج کو دیکھ سنکر پسینہ آجائے۔

سنئے جناب اس عقیدہ کا بانی بھی وہی غالیوں کا قبلہ و کعبہ ابن سبا ہوا ہے جس نے غلو محبت میں نصاریٰ کی طرح جناب علی علیہ السلام کو اوصاف الوہیت سے موصوف کر دیا۔ اور آنجناب کی رجعت کا عقیدہ تجویز کیا۔ اور اس سے عقیدہ رجعت شیعہ مذہب کا اصل اصول بنا۔ چنانچہ ایک مشہور حدیث امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ جو کوئی ہماری رجعت کا قائل نہ ہو۔ وہ ہمارا شیعہ ہی نہیں ہے۔

قال الصادق لیس منا من لم یؤمن برجعتنا۔ ٹائٹل پیج رسالہ رجعت فارسی علیی مطبوعہ لکھنؤ

اب میں اصل عبارت کتاب سے عرض کرتا ہوں:۔

"ذکر بعض اهل العلم ان عبد الله بن سبا کان یهودیا فاسلم و والی علیا علیه السلام وکان یقول وهو علی یهودیته فی یوشع بن نون وصی موسی بالغلو فقال فی اسلامه بعد وفات رسول الله صلی الله علیه واله فی علی علیه السلام مثل ذلك وکان اول من اشهر بالقول بفرض امامة علیؑ و اظهر البرائیه

من اعدائہ وکاشف مخالفیہ واکفرہم فمن ھھنا قال من خالف الشیعۃ اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیۃ۔ دیکھو کتاب رجال شیخ ابو عمر الکشی مطبوعہ بمبئی صـ۱۸ ترجمہ عبد اللہ ابن سبا۔

ترجمہ۔ بعض اہل علم کا بیان ہے کہ عبد اللہ ابن سبا پہلے یہودی تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا۔ اور جناب علی علیہ السلام کو دوست رکھتا تھا۔ اور جب وہ یہودی تھا۔ تو یوشع بن نون جو حضرت موسیٰ کے خلیفہ تھے۔ ان کے حق میں غلو کیا کرتا تھا۔ اور جب مسلمان ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب علی علیہ السلام کے حق میں ویسا ہی کہنے لگا۔ اور وہ پہلا شخص ہے۔ جس نے جناب علی علیہ السلام کی امامت کو فرض قرار دیا۔ اور پہلا شخص ہے۔ جس نے انجناب کے دشمنوں سے تبرا کرنا بتایا۔ اور آپ کے مخالفین کی عیب جوئی و تکفیر کرتا تھا (مخالفوہ فسق۔ محاربوہ کفرۃ۔ محقق طوسی) اسی بناء پر جو لوگ شیعہ کے مخالف ہیں۔ کہنے لگ گئے۔ شیعہ مذہب اور رفض سب یہودیوں سے نکلا ہوا ہے۔

بقول شخصے ؎ اے ابن سبا ایں ہمہ آوردۂ تُست

شیعہ:۔ اچھا عبد اللہ ابن سبا کے متعلق کچھ اور بھی سنائیے۔ مگر شیعوں کی کتابوں سے ہو؟

احمدی:۔ لیجئے میں کتاب رجال کشی سے بھی ایک اور حوالہ عرض کر دیتا ہوں:۔

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام انا اھل البیت صدیقون لا نخلو من کذاب یکذب علینا ویسقط صدقنا بکذبہ علینا عند الناس لحجتہ واصدق العبرتہ کلتھا وکان مسیلمۃ کذاب یکذب علیہ وکان امیر المومنین علیہ السلام اصدق من براہ اللہ بعد رسول اللہ وکان الذی یکذب علیہ ویعمل فی تکذیب صدقہ ویفتری علی اللہ الکذب عبد اللہ بن سبا۔ رجال کشی صـ۲

ترجمہ:۔ فرمایا جناب امام صادق علیہ السلام نے کہ ہم لوگ تو صدیق خاندان سے ہیں لیکن ایسے کذابوں سے خالی نہیں ہیں۔ جو ہم پر جھوٹ باندھتے۔ اور ہم پر جھوٹ باندھ کر لوگوں کے دلوں سے ہمارے صدق کو زائل کرتے ہیں (جھوٹی روایات

ہمارے نام سے بنا کر لوگوں کو سناتے ہیں۔ جن کو مارے تعجب کے وہ ہماری صداقت سے بدگمان ہو جاتے ہیں) دیکھو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بات کرنے میں سارے جہان کے لوگوں میں سے زیادہ سچے تھے۔ لیکن مسیلمہ کذاب آپ کی طرف سے جھوٹ موٹ باتیں بنا کر مشہور کرتا۔ اور اسی طرح جناب علی علیہ السلام جو بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب ابرار میں بہت ہی صادق تھے۔ لیکن جو شخص کہ ایسے اخلاق پر بھی جھوٹ باندھتا اور آنجناب کے صدق کی تکذیب میں لگا رہتا اور اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا۔ وہ عبداللہ بن سبا تھا۔

اور سنئے۔ زندیقوں کا گروہ تاریخ اسلام میں بدترین معاند و مخالف اسلام مانا گیا ہے۔ اور ان کے اعتراضات و شبہات کے تذکرے بزرگان دین و متکلمین کی کتابوں میں اب تک موجود ہیں۔ مثلاً مجھ کو یاد پڑتا ہے۔ مولانا شبلی صاحب کی کتاب تاریخ علم کلام میں جب وہ تازہ تازہ ہی چھپ کر شائع ہوئی تھی۔ زندیقوں کا یہ اعتراض معہ جواب کے دیکھا تھا۔ کہ آیت ولکن شبہ لہم میں جو ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے بجائے عیسیٰ علیہ السلام کے ایک اور بے گناہ شخص کو مصلوب کر دیا۔ اس سے تو ظلم و بے انصافی باری تعالیٰ کی معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ کیسے خدا کا کلام ہو سکتا ہے۔ تو اس کا جواب علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے یہ دیا گیا۔ کہ معترضین نے اس آیت کے معانی میں غلطی کھائی ہے۔ دراصل یہ معنی کہ ایک دوسرے شخص پر مسیح کی شکل ڈالی گئی۔ درست ہی نہیں ہیں۔ یعنی شبہ سے مراد القائے شبہ شخصی نہیں ہے بلکہ اشتباہ حقیقت ہے۔ تو مطلب یہ ہے کہ زندیقوں کا فرقہ قرآن مجید پر مخالفانہ حملہ کر کے مسلمانوں کو بد اعتقاد بنانے میں مشہور رہا ہے۔ آپ کو معلوم کر کے کس قدر تعجب ہوگا کہ بقول بعض محققین اس کے گرو گھنٹال بھی یہی ابن سبا ہی ہوئے ہیں۔ جیسے کہ شیعوں کی نہایت ہی مستند اور معتبر کتاب مجمع البحرین میں زندیق کی وجہ تسمیہ میں لکھا ہے۔

وقیل هم قوم من السبائیة اصحاب عبداللہ بن سبا اظهر الاسلام

ابتغاء الفتنة و تضليلاً للاسلام فسعى اولاً باثارة الفتنة على عثمان ثم انضوى الى الشيعة واخذ فى تضليل جهالهم حتى اعتقدوا فى على العبودية (الالوہیۃ)

فاستتابهم على فلم يتوبوا فاحرقهم مبالغة فى النكاية. مجمع البحرین صہ ۴۳۵ - زیر لفظ زندق -

ترجمہ :- اور کہا گیا ہے - کہ زندیق سبائیون یعنے عبداللہ بن سبا کے ساتھی ہیں - جو کہ محض فتنہ پردازی اور اہل اسلام کو گمراہ کرنے کی غرض سے مسلمان ہو گیا تھا تو پہلے تو اس نے عثمان کے برخلاف فتنہ کی آگ بھڑکائی - پھر شیعہ کی طرف متوجہ ہو کر ان کے جہلا کو خراب کیا - یہاں تک کہ وہ جناب علی علیہ السلام کی الوہیت کے قائل ہو گئے - اسپر جناب علی علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کرو - لیکن انھوں نے اس عقیدہ سے توبہ نہ کی - جسپر علی علیہ السلام نے سخت عبرت دلانے کی خاطر ان کو جلوا ہی دیا -

ایک اور حوالہ کتاب ناسخ التواریخ سے عرض کرنا رہ گیا - اگرچہ وہ اپنے محل سے پیچھے آپڑا ہے تاہم چونکہ مجھ ہیچمدان کو اپنی قابلیت انشا پردازی دکھلانا مدنظر نہیں بلکہ مدنظر محض ہدایت عامہ برادران اسلامی ہے - اسجگہ بھی اس کا بیان کر دینا چنداں غیر موزوں نہیں ہے - معزز ناظرین ! آپ کو یاد ہوگا - قبل ازیں کسی جگہ میںنے جناب علی علیہ السلام کے ایلچی کی زبانی اس مکالمہ سے جو اس کا ہمراہ حرقوس رئیس خوارج ہوا تھا - مسئلہ تبرا کے خلاف استدلال کیا تھا - اَب جو واقعہ میں عرض کرتا ہوں - یہ بھی اسی قسم کا مکالمہ ہے - جو ایک دوسرے ایلچی کی زبانی خوارج سے واقعہ ماسبق سے بھی پیشتر ہو چکا تھا گویا یک نہ شد دو شد - میرے دعویٰ کی دوچند تائید و تصدیق ہو گئی والحمدللہ علیٰ ذالک ؛

واضح ہو کہ اس ایلچی کا نام نامی عبداللہ بن خباب ہے - جو جناب علی علیہ السلام کے عامل تھے - اور جب خوارج نہروان کی طرف روانہ ہوئے - تو ان سے ان کی مڈبھیڑ ہو گئی - اور اثنائے ملاقات میں کچھ سوال و جواب ہوئے - مثلاً یہ کہ تو ابوبکر رض و عمر رض

کے حق میں کیا کہتا ہے۔ عبداللہ نے تعریف کی۔ پھر انہوں نے کہا عثمان کے حق میں اور جو فعل کہ عہد خلافت میں ان سے سرزد ہوا کیا کہتا ہے۔ عبداللہ نے ان کی بھی تعریف کی پھر پوچھا کہ جناب علی علیہ السلام کے حق میں بعد اس کے کہ انھوں نے معاویہ کے حق میں ثالثی کا فیصلہ منظور کیا۔ کیا کہتا ہے۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ آنجناب تم سے زیادہ دانا و بینا اور محافظ دین تھے۔ جب یہاں تک بات چیت ہولی۔ تو خوارج عبداللہ کو نہر کے کنارے لے گئے۔ اور زمین پر سُلا کر ان کا سر تن سے جُدا کر دیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اور ان کا خون نہر میں بہا دیا۔ لیکن وہ پانی میں آمیختہ نہ ہوا۔ بلکہ مثل رسّہ کے سطح آب پر بہتا چلا گیا۔ جناب علی علیہ السلام کو اس سفاکانہ قتل کی جب خبر پہنچی۔ تو آپ کو سخت قلق ہوا۔ اور خوارج کے حق میں بد دعا فرمائی۔ اور ایک خطبہ بلیغ پڑھ کر اصحاب کو خوارج کے قتل پر آمادہ اور نہروان کی طرف کوچ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اصل الفاظ موقعہ مطلوبہ کے بزبان مورخ یہ ہیں:۔

"گفتند در حق ابوبکر و عمر چہ گوئی؟ ایشاں را ثنا گفت۔ گفتند در حق عثمان و کردار او در شش خلافت او چہ گوئی عبداللہ نیز او را بستود۔" دیکھو ناسخ التواریخ جلد سوم از کتاب دوم کتاب خوارج مطبوعہ ایران۔

ایک اور حدیث بھی جلتے جلتے سُن لو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ناجی فرقہ کی علامت یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رسول کی سیرت پر ہو۔ وفی الحدیث قیل یا رسول اللہ وما الفرقۃ الناجیۃ قال ھو ما نحن علیہ واصحابی۔ دیکھو مجمع البحرین زیر لفظ نجا۔ صفحہ ۹۲۔ کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ جس گروہ پاک کی پیروی اور اسوۂ حسنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موجب نجات بیان فرمائیں۔ شیعیان علی اسی گروہ کے الٰہی دشمن ہیں۔ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ میں نے بمشکل کسی شیعہ عالم کی زبانی مہاجرین وانصار یا صحابہ کی تعریف میں کوئی کلمہ سنا ہے۔ اور ایسا ہی حال انکی کتابوں کا ہے کہ اس ذکر خیر سے معرّا ہیں۔ حالانکہ بعد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے از روئے قرآن مجید اگر کوئی گروہ اجب الاتباع اور مفترض الطاعت ثابت ہو سکتا ہے۔ تو یہی۔ ڈنکے کی چوٹ بآواز بلند عرض کرتا ہوں کہ

وہ مہاجرین و انصار کا گروہ ہے نہ ماسوا ان کے۔ اور صحابہ سے مراد بھی یہی خدا کے پیارے
مہاجرین و انصار ہیں۔ جنہوں نے دین کی خاطر اپنے وطن و خانمان وغیرہ کی پرواہ نہ کی۔
اور خدا کا نام لے کر دین سے جدا کرنیوالی سب چیزوں سے جدا ہو گئے۔ اور مکہ کو چھوڑ کر
مدینۃ الرسول کو جا کر اپنا مسکن و مدفن بنایا۔ اور اسی طرح انصار جنہوں نے اپنے نبی کے بھائیوں
کی خاطر و مدارات میں بلا کسی قسم کے دریغ کے وہ بے نظیر ایثار دکھایا ہے۔ جس کی نظیر
مہذب سے مہذب اقوام میں پائی جانی مشکل ہے۔ اور پھر جنکی تعریف نہ ایک دو جگہ
بلکہ متعدد آیات میں موجود ہے۔ آیۃ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار
والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنت تجری من
تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا ذالک الفوز العظیم۔ سورہ توبہ رکوع ۱۳
کو بغور مطالعہ فرماؤ۔ اور بتاؤ کہ اب بھی مجمع البحرین والی مذکورہ بالا حدیث کی تصدیق
کرتے ہوئے صحابہ کرام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عموماً اور ابوبکر و عمر و
عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ خصوصاً جن سے بڑھ کر ہجرت و نصرت دین میں کسی نے
حصہ نہیں لیا۔ بجائے تبرا کے تولا رکھو گے یا نہ؟ ورنہ خدا کے واسطے بتلاؤ کہ ازیں
بعد مسلمانوں کے ۷۳ فرقوں میں سے شیعوں کا اپنے ہی فرقہ کو فرقہ ناجیہ قرار دینا اور
اپنے آپ کو تبع قرآن و سنت رسول ظاہر کرنا کہاں تک قرین انصاف ہے۔ اور
کن سے دلائل بینہ پر مبنی ہے۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اس باطل عقیدہ تبرا
صحابہ کرام کو شیعہ برادران سے مثل حرف غلط نسیاً منسیاً کر دے۔ اور ان کو اصل
سیرت اہل بیت کرام پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

بحرمت حضرت سید المرسلین واصحابہ وآلہ الطیبین المطہرین۔ وآخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین

ہوا خواہ فریقین
حاجی خادم حسین از مقام کوئٹہ
۲۶ فروری ۱۹۱۹ء

اطلاع ضروری

درس الحدیث

از حضرت اولوالعزم - ۷ جولائی ۱۹۱۴ء

حدیث - ابراھیم بن موسیٰ -

نبی کریم صلعم کو رؤیا میں شراب اور ایک دودھ کا پیالہ دکھلائے گئے - آپ نے دودھ لے لیا اور اسے پیا - آپ سے کہا گیا - کہ آپ فطرت کی طرف ہدایت کئے گئے ہیں -

رؤیا میں شراب کا دیکھنا - جہالت اور عقل پر پردہ پڑنے پر دال ہے - اس لئے اسلام کے پہلے زمانہ کو زمانہ جاہلیت کہتے ہیں - اور دودھ سے مراد علم ہوتا ہے - جو اس خواب کے دیکھنے والے کو عطا کیا جاتا ہے - شراب بہت بری چیز ہے - جسے اس کی لت پڑ جائے اسے چھوڑنا محال ہو جاتا ہے - ایسے شخص کی عقل پر بالکل پردہ پڑ جاتا ہے - اور وہ کسی بدی سے اجتناب نہیں کرتا - اور کسی گناہ سے نہیں بچتا -

مجھے ایک دفعہ رؤیا میں خدا تعالیٰ نے دودھ کا پیالہ دیا - جسے میں نے پی لیا - پھر میں نے کہا - اب میری امت گمراہ نہیں ہوگی ؟ وہ امت نبی کریم صلعم کی ہی امت ہے - جو آپ کی امت ہے وہی ہماری امت ہے - نبی کریم صلعم کی فطرت نیک تھی - اس لئے آپ نے دودھ کو لیکر پی لیا - آپ کو یہ بتایا گیا کہ آپ کی امت میں علم ہوگا اور جہالت نہیں ہوگی

حدیث - ابراھیم بن منذر -

طافئة - ابھری ہوئی - یا سیدھی ذرا آنکھ - نبی کریم صلعم کو دو عیسیٰ دکھلائے گئے تعجب کی بات ہے - اس سے تو صریح پتہ لگتا ہے کہ ایک عیسیٰ جو آپ سے پہلے گزر چکا - ایک بعد میں آنے والا ہے - یہاں اس کا ذکر ہے جو آپ کے بعد آنے والا تھا -

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ معلوم ہوتا تھا - وہ رؤیا یا الہام کے ذریعہ ہی معلوم ہوتا تھا - یہاں صریح منام کا لفظ ہے اور منام کی ہر ایک چیز تعبیر طلب ہوتی ہے

تعبیریں بھی مختلف ہوا کرتی ہیں۔ جو اس کے ظہور کے وقت پتہ لگتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ اکثر خوابیں ویسی ہوتی ہیں۔ بعض میں کچھ فرق ہوتا ہے۔ بعض خوابیں بڑی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی تعبیر چھوٹی سی نکلتی ہے۔ بعض خوابیں چھوٹی اور ان کی تعبیر بڑی نکلتی ہے۔ بعض خوابوں کی تعبیر بالکل الٹ نکلتی ہے۔ لیکن اب لوگ کہتے ہیں کہ عیسےٰ کے متعلق جو رؤیا تھا۔ اس کی تعبیر عین اصل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ مگر نبی کریم صلعم نے کڑوں کی تعبیر "دجھوٹے" کر کے بتلا دیا ہے کہ تعبیر ویسی ہی نہیں ہو سکتی۔ عزیز کے خواب کی جو تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے کی۔ اسی کو دیکھ لو۔ کہاں بالیاں اور گائیں۔ اور کہاں قحط۔ یہ ایک رؤیا ہے جو نبی کریم صلعم کو دکھلایا گیا۔ خواب کی تعبیر اسی وقت کھلتی ہے جب وہ پوری ہو۔ یہ کہنے والے غلطی پر ہیں۔ کہ خواب کی تعبیر ویسی ہی ہونی چاہیئے۔ بعض لوگ یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ عام لوگوں کے رؤیا و خواب تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ نبی کے رؤیا کی تعبیر نہیں ہوتی۔ لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رؤیا کی تعبیر کر کے بتلا دیا۔ کہ نبی کی رؤیا و خواب بھی تعبیر طلب ہوتی ہیں۔

حدیث۔ احمد بن محمد المکی۔

لا واللہ ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعیسیٰ احمر۔ خدا کی قسم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عیسےٰ احمر (سرخ) نہیں کہا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں مسیحوں کا رنگ اور صورت الگ الگ فرمائے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے انہوں نے عیسےٰ اول کا رنگ نبی کریم صلعم سے نہیں سنا صرف اس مسیح کا رنگ سنا ہے جو بعد میں آنے والا تھا۔ اس لئے قسم کھالی۔ عیسےٰ مسیح اول کا رنگ آپ نے سرخ بیان فرمایا ہے۔ اور مسیح ثانی کا گندم گون۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ سید جدا کند ز مسیحائے احمرم چونکہ مسیح ثانی چھٹے ہزار کا آدم تھا۔ اس لئے اس کا رنگ بھی آدم ہی رکھا۔ یہ جو قسم کھا کر راوی نے کہا ہے۔ اس لئے کہ آنیوالے مسیح کا رنگ نبی کریم صلعم نے سرخ نہیں بلکہ گندم گون فرمایا ہے۔

حدیث۔ ابو الیمان۔

اولاد علات - ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ دین کے اصول ایک ہی ہیں اگرچہ فروعات میں کچھ اختلاف ہی ہو۔

حدیث۔ عبداللہ بن محمدؑ۔

رأی عیسی ابن مریم رجلا یسرق فقال لہٗ اسرقت قال کلا۔ والذی لا الٰہ الا ھو فقال عیسی امنت باللہ وکذبت عینی

حضرت عیسےٰ نے ایک آدمی کو چوری کرتے دیکھا۔ اس سے پوچھا کہ تو نے چوری کی اس نے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے چوری نہیں کی حضرت عیسےٰ نے کہا میں نے اللہ کی قسم مان لی اور اپنی آنکھ کو جھٹلایا۔ چور ایسا کیا کرتے ہیں۔ کہ ان کو کوئی سیندھ لگاتے ہوئے ہی پکڑے۔ تو انکار کر جاتے ہیں۔ اور عین وقت پر پکڑے جانے سے انکار کر دیتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں اپنا مال ہوگا۔ لیکن جس کے پاس تھا۔ اسے دیتا نہ تھا۔ اس لئے اس نے اس ترکیب سے نکالنا چاہا۔ خیر کچھ ہو۔ مگر انبیاءؑ کی احتیاط کو دیکھو۔

حسن ظنی جو حضرت عیسےٰ نے کی۔ یہ اس لئے کہ وہ حاکم تو نہ تھے۔ یہ بے تعلق لوگوں کے لئے طرزِ عمل ہے حاکم تو ایسا نہیں کرتے نہ انہیں کرنا چاہیئے۔ حاکم اگر دیکھتا تو وہ تفتیش کرتا۔ یہ نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایک ذرا سی بات کو دیکھ کر کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔

حدیث۔ حمیدی۔

لا تطرونی - میری حد سے زیادہ تعریف مت کرو۔ یہ آپ نے کیا لطیف بات فرمائی ہے۔ بعض ناسمجھوں نے اس بارہ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ کلمہ شہادت میں نبی کریم صلعم نے اپنا نام کیوں ساتھ لگا دیا۔ وہ سمجھتے نہیں۔ آپ نے تو شرک کی بیخ کنی کر دی اور ایک لطیف پیرائے میں فرما دیا۔ کہ دیکھو پچھلے بعض نبیوں کو ان کی امت نے خدا بنا دیا تھا۔ اب تم نہ کرنا میں بندہ ہوں۔ خدا نہیں ہوں۔ مجھے کہیں خدا نہ سمجھ لینا۔ اس لئے توحید کے ساتھ اپنی عبودیت کی گواہی حضورؐ نے لازمی فرمائی۔

خصوصیاتِ اسلام

(۱)

ایک خصوصیت تو یہ ہے کہ اسلام کی مسلّمہ الہامی کتاب (قرآن مجید) میں کوئی ایسا قول نہیں۔ جو خدا کے فعل کے مخالف ہو۔ بلکہ قول و فعل میں پوری پوری مطابقت ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ تمام دنیا کی جسمانی ربوبیت فرما رہا ہے اسی طرح روحانی ربوبیت کے بارہ میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ الہام الٰہی کسی خاص قوم یا خاص خطے سے مخصوص نہیں بلکہ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (کوئی قوم نہیں جس میں رسول مبعوث نہ ہوا ہو) اور پھر اسی اصول کے مطابق ارشاد ہے کہ مومن متقی وہ ہے جو اس پر بھی ایمان لائے جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر نازل ہوا اور اس پر بھی جو ان سے پہلے نازل ہوا اور اس پر بھی جو آپ کے بعد نازل ہوگا۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ سوا اسلام کے اور کسی مذہب میں یہ تعلیم ربانی نہیں۔ چنانچہ آریہ صرف آریہ ورت والوں ہی کو الہام الٰہی سے مخصوص سمجھتے ہیں اور اہل کتاب یہود و عیسائی بنی اسرائیل کو اور پھر کوئی بھی ان میں سے نہیں جو تمام مسلّمہ راستبازوں پر ایمان لانا ضروری بتائے۔ البتہ اسلام کی تعلیم کی رو سے ہم انجیل۔ توریت اور وید کو کلام الٰہی مانتے ہیں اور تمام نبیوں اور رشیوں کی عزت کرتے ہیں۔ البتہ یہ کہتے ہیں کہ امتداد و انقلاب زمانہ سے ان کتابوں میں تحریف ہو گئی۔ ان راستبازوں کی تعلیم حق باطل سے متلبس ہو گئی۔ اس لئے قرآن مجید پر عمل کافی ہے وَفِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو اور یہ کتاب ہر طرح سے محفوظ ہے اور رہیگی لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ط

(۲)

جس طرح ایک باغ۔ باغبان اور آبپاشی کے بغیر تباہ اور برباد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مذہب بغیر انبیاء مجددین امت اور کلام الٰہی کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ سو اس معیار پر ہم تمام مذاہب عالم کو دیکھتے ہیں۔ ویدوں کے بعد آریہ سماج کے عقاید کے مطابق کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس نے دعویٰ کیا ہو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس باغ کی آبیاری و حفاظت کے لیے مامور ہوا ہوں۔ ایسا ہی اہل کتاب یہودی اور پھر ان کے بعد عیسائی۔ مسیح بن مریم (علیہ السلام) پر یہ سلسلہ ختم کر دیتے ہیں۔ گویا وہ اپنی زبان سے شہادت دیتے ہیں کہ اب ہمارے مذہب میں زندگی نہیں۔ جسمانی تربیت کے لیے تو بیشک ہر زمانہ میں آسمان سے پانی برسنے کی ضرورت ہو لیکن روحانی تربیت کیلئے وہی پانی کافی سمجھ لیا جائے جسے مختلف لوگوں کے دستبرد نے مصفا نہیں رہنے دیا۔ کیسی خوفناک غلطی ہے۔ الحمدللہ۔ اسلام ایسی غلطیوں سے پاک ہے۔ اس میں اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ میں بشارت دی کہ ہمیشہ اس میں ایسے پاک انسان پیدا ہوتے رہینگے۔ جو اس تعلیم پر چل کر خدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرینگے۔ اور گلشن اسلام کی آبیاری کر کے اسے سرسبز و شاداب رکھینگے چنانچہ انّ اللہ یبعث علیٰ رأس کلّ مائۃ سنۃ من یجدّد لہا دینہا۔ کے مطابق ہر صدی میں جب کہ ایک نسل کے آدمی رخصت ہو گئے تو دوسری نسل کی رہنمائی کے لیے خدا کا ایک مجدد آ گیا جس نے اسلام کے دشمنوں کو نیچا دکھایا بدعات کا قلع قمع کیا۔ اور مسلمانوں کو حقیقی اسلام پر قائم کر دیا اسی وعدے کے مطابق اس صدی میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔

(۳)

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اسلام کی الہامی کتاب قرآن مجید نہ صرف اپنی تعلیم کے لحاظ ہی سے بے مثل ہے بلکہ فصاحت و بلاغت دلآویز طرز بیان میں بھی نظیر نہیں رکھتی۔ چنانچہ اس کا بڑی تحدی سے یہ دعویٰ ہے۔ کہ قل لئن اجتمعت

الانس* بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً

یعنے اگر تمام جہان کے لوگ بھی مل کر کوشش کریں تو ایسی کتاب بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ یعنی یہ کتاب خود زندہ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ایک انسان تو کیا انسانوں کی مجموعی طاقت بھی اس کا جواب نہیں لاسکتے ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز

بھلا کیوں کر بنانا نور حق کا اُس پہ آساں ہے

(۴)

چوتھی خصوصیت اسلام کی یہ ہے کہ جو الہامی کتاب اس مذہب کو پیش کرتی ہے۔ اس کی زبان زندہ ہے اور قوموں میں بولی جاتی ہے۔ بخلاف اس کے نہ ژندوستا کی زبان اب باقی ہے نہ ویدوں کی۔ نہ توریت و انجیل کی اصل زبان عبرانی زندہ ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کا یہ فعل کھلی کھلی شہادت نہیں دیتا کہ وہ قادر و توانا چاہتا ہے کہ اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے سب لوگ اسے قبول کریں دُوسرے مذاہب پر اب کوئی شخص عمل پیرا نہ ہو۔ کیونکہ جب الہامی کتاب کی اصل زبان ہی سمجھنے والا کوئی نہ رہا یا النادر کالمعدوم رہ گئے تو اس اصل مذہب کی اشاعت کیا ہوگی۔ یہ اور بات ہے کہ اپنے خیالات و خواہشات کے مطابق مذہب کے نام سے چند باتیں لے کر اسے پھیلاتے پھریں۔ اصل مذہب تو الہامی کتاب میں دیکھا جائیگا۔ اور اس الہامی کتاب کی زندگی زبان کی زندگی پر موقوف ہے۔

(۵)

پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ صرف اسلام ہی کا دعویٰ ہے کہ وہ عالمگیر مذہب ہے اور تمام جہان کے لئے ہے چنانچہ اس میں ارشاد ہے۔ قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (اے دنیا کے تمام لوگوں میں تم سب کی طرف رسول ہوں)۔ اسی کے مطابق رسول پاک نے فرمایا کَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً۔ پھر صرف قول ہی پر اکتفا نہیں بلکہ نبی کریم صلعم

* والجن على ان ياتوا

نے دنیا کے بادشاہوں کی طرف دعوتی خط لکھکر اور پھر یہودی عیسائی مجوسی۔ رومی ایرانی۔ مصری شامی غرض ہر مذہب ہر طبقے ہر علاقہ کے انسان کی بیعت لیکر ثابت کردیا کہ انکا مشن تمام عالم کے لئے ہے۔ پھر اسلامی احکام بھی ایسے ہی ہیں جنمیں یاایہا الناس سے تمام نوع انسان کو مخاطب کیا گیا ہے۔ برخلاف اس کے نہ وید و ژندوستا کو دعوے ہے۔ نہ توریت و انجیل کو کہ وہ تمام دنیا کیلئے ہے اور نہ تعلیم ہی ان کی ایسی ہے جو ہر زمانہ ہر ملک کے لوگوں کے لئے کافی ہو۔ حتے کہ خود ان کے پیروؤں کو۔ اپنے اپنے مذہب پر عمل چھوڑنا پڑا۔ آئے دن ترمیمیں ہوتی رہتی ہیں

(۶)

چھٹی خصوصیت یہ ہے کہ صرف اسلام ہی کے بانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ جس اصلاح کے لئے آواز اٹھائی وہ قوم میں کر کے دکھادی۔ اور آپ اس وقت خدا کے حضور بلائے گئے جب کہ تمام عرب مسلمان ہو چکا تھا۔ آپ کے مقابل میں اور کسی مصلح کو یہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ پس اسی کے دامن سے وابستگی ہونی چاہیئے جو تمام راستبازوں کی مجموعی قوت قدسیہ اپنے اندر رکھتا ہے۔

(۷)

مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالی سے واصل ہوں اور یہ موقوف ہے۔ اس کی ذات وصفات و افعال کی معرفت پر۔ تمام مذاہب کی تعلیم پر نظر کرکے دیکھ لو۔ انمیں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس سے خدا کا حقیقی عرفان حاصل ہو۔ کیا اس خدا پر ایمان لائیں۔ جسے صرف جوڑنے توڑنے کا منصب دیا گیا ہے۔ اور روح و مادہ اس کی ازلیت میں شریک ہیں اور جب یہ چیزیں اس کی پیدا کی ہوئی نہیں تو بلا وجہ کیوں احسانمند ہوں اور اسکی عبادت کریں۔ ایسا ہی عیسائی مذہب تین برابر ایک کا مسئلہ پیش کرتا ہے۔ جو خلاف عقل ہے اور پھر جسے خدا مانتا ہے اس کی نسبت یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ صلیب پر فوت ہوا۔ اور اسے قیامت کا علم نہیں۔ غرض حقیقی خدا کا پتہ اسلام ہی دیتا

ہے جو خالق کل شئے اور لاتدرکہ الابصار اور عندہ علم الساعۃ کے مطابق جسے قیامت کی گھڑی کا خوب علم ہے اور جو الحی القیوم۔ تمام جہان کو فنا کرنے اور پھر دوبارہ منصہ شہود میں لانے پر قادر ہے۔ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید۔

(۹)

ہر مذہب کی طرف سے اس کے پیروؤں کے لئے کچھ وعدے خوشحالی اور ترقی کے کئے گئے ہیں جو وفات کے بعد اخروی زندگی کے متعلق ہیں۔ مگر ان وعدوں کے ایفاء کا یقین اسی پر مبنی ہے۔ کہ کچھ وعدے اسی دنیا کی زندگی کے بارے میں ہوں۔ یعنی یہ کہ اس مذہب پر عمل کرنے والوں کو سکھ ملیگا۔ اور وہ ہر قسم کی ترقی حاصل کرکے اپنے ہم جنسوں پر فوقیت حاصل کرینگے۔ اس معیار کے مطابق جب ہم مشہور مذاہب عالم کے پیروؤں کی حالت دیکھتے ہیں تو صاف نمایاں ہوتا ہے کہ اہل عرب نے جو جہالت اور گمراہی میں گرفتار تھے اور جو کسی قسم کی فوقیت نہیں رکھتے تھے۔ اسلام کی پیروی کرکے اپنی زندگیوں میں نمایاں تبدیلی پائی اور وہ ایک بڑی سلطنت کے مالک بن گئے۔ عزت ملی حکومت ملی۔ حکمت سیکھی بلکہ سکھائی۔ ان ظاہری وعدوں کے ایفاء نے ثابت کر دیا کہ اخروی زندگی کے متعلق جو وعدے ہیں وہ بھی پورے ہونگے دیگر مذاہب میں ثبات نہیں۔ نہ تو وید کوئی ایسی قوم پیش کر سکتا ہے۔ جس نے اس کے اخلاق سنوارے۔ پستی سے عروج تک پہنچایا نہ انجیل نے جسمیں بارہ حواریوں سے بارہ تختوں کا وعدہ ہے۔ یہ شرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ کہ اس کی تعلیم پر چل کر انسان دنیوی و اخروی برکات حاصل کر سکتا ہے۔ اور ہر صدی میں اس کا ثبوت ملتا رہتا ہے۔ فالحمد للہ الذی ھدٰنا للاسلام۔ والسلام وربہ تم الکلام۔

حضرت یسوع مسیح میں جملہ انبیاء سے بڑھ کر کوئی خصوصیت نہیں ہے

بحولہٖ و قوتہٖ تعالےٰ اس مختصر رسالہ میں ہم اہل انصاف کے لئے یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت یسوع مسیح ناصری میں دیگر انبیاء کرام سے بڑھ کر الوہیت کے ثبوت کے لئے کوئی خاص خصوصیت نہیں ہے۔ جس سے انہیں الگ کر کے خدا مانا جائے۔ مثلاً عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کو اناجیل میں خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ خدا ہے۔ حالانکہ یہ القاب دوسروں کو بھی عطا کیا گیا ہے چنانچہ انجیل لوقا باب ۳ آیت ۳۸ "آدم خدا کا بیٹا ہے"۔ شیث نبی خدا کا بیٹا ہے۔ دیکھو پیدائش [illegible]۔ پھر بنی اسرائیل خدا کے بیٹے ہیں۔ دیکھو خروج [illegible]۔ پھر افرائیم خدا کا پلوٹھا بیٹا ہے دیکھو یرمیاہ [illegible]۔ پھر داؤد خدا کا بڑا بیٹا ہے۔ دیکھو زبور [illegible]۔ پھر سلیمان خدا کا بیٹا ہے دیکھو تواریخ اول [illegible] و [illegible]۔ پھر تمام حواریِ یسوع مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔ دیکھو یوحنا [illegible] نیز تمام عیسائی اور مومن لوگ خدا کے بیٹے ہیں دیکھو یوحنا [illegible]۔ پھر سب خاص و عام خدا کے بیٹے ہیں۔ دیکھو پیدائش [illegible]، اور یسوع مسیح کو تو انجیل میں بکثرت ابن آدم ہی فرمایا گیا ہے۔ اور نیز ابن داؤد بھی۔ متی [illegible] اور جو ابن آدم ہے وہ ابن اللہ نہیں ہوتا۔ اور یسوع مسیح خود کہتا ہے کہ میں ابن آدم ہوں۔ دیکھو متی [illegible]۔ انسان کا بیٹا یسوع کھاتا پیتا آیا۔ متی باب ۱۱ آیۃ ۱۹ کیا یہ سب جن کو ابن خدا کہا گیا ہے۔ خدا ہی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ایک کی خصوصیت کیسی؟

(۲)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کو ہم اس لئے خدا کہتے ہیں کہ اس کے حق میں یہ لکھا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کیا کرتا تھا اس لئے خدا ہے۔ حالانکہ بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ حضرت الیاس نے بھی مردے زندہ کئے۔ دیکھو اول سلاطین [illegible]۔ اور الیسع نبی نے بھی مردہ زندہ کئے تھے۔ دیکھو ۲ سلاطین [illegible]۔ حضرت الیسع کی لاش ہی نے ایک مردہ زندہ کر دیا۔ اور حزقیل نبی نے یسوع مسیح سے بڑھ کر پرانے مردے جو مدت کے مرے ہوئے زندہ کر دیئے۔ جو ہزاروں تھے۔ دیکھو کتاب حزقیل [illegible]۔ کیا یہ بھی خدا تھے؟ یا تم انہیں بھی خدا مانتے

ہو؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ انصاف چاہیئے۔

(۳)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح بیماروں کو اچھا کرنے کے سبب خدا ہے۔ یہ بھی کوئی خصوصیت خاصہ نہیں ہے۔ جبکہ الیشع نبی نے بھی مسمّے نعمان سپاہ سالار کوڑھی کو اچھا کیا ہے۔ دیکھو ۲ سلاطین باب ۵ آیت ۱۴۔ کیا یہ بھی خدا مانا گیا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۴)

پادری صاحب کہتے ہیں کہ یسوع مسیح اندھوں کو اچھا کیا کرتا تھا۔ اس لئے وہ خدا تھا۔ حالانکہ حضرت یوسف نے بھی اپنے باپ کو بینا کیا ہے۔ دیکھو پیدائش ۴۶/۴۔ پس یوسف کیوں خدا نہیں؟

(۵)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح اندک طعام کو برکت دیکر بہت کیا کرتا تھا۔ اس لئے وہ خدا تھا سو یہ بھی غلط ہے۔ حالانکہ دیگر انبیاء نے بھی ایسا کیا ہے۔ دیکھو حوالجات ذیل:۔

اسلاط ۱۷/۱۴ - ۱۲ اسلاط ۴/۴ کیا یہ بھی خدا تھے؟

(۶)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح میں خدا داخل ہوا اس وہ خدا ہو گیا۔ بموجب انجیل یوحنا ۱۴/۱۰۔ سو یہ بھی باطل و وہم ہے۔ کیونکہ اوروں میں بھی خدا کا داخل ہونا لکھا ہے دیکھو یوحنا ۱۷/۲۳ و ۱۴/۲۳ اور اول قرنتی ۶/۱۹ و ۲ قرنتی ۶/۱۶ و افسیوں ۴/۶ و ۳/۱۷ و یوحنا ۴/۱۲۔ کیا یہ بھی خدا بن سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۷)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کسی آدمی گنہگار کا بیٹا نہ تھا۔ اس لئے وہ ابن خدا ہو کر خدا ہے۔ مگر یہ بھی خیال ناقص ہے۔ کیونکہ آدم اول بھی کسی انسان کا فرزند یا نطفہ سے نہ تھا۔ کیا وہ بھی خدا تھا۔ نیز ملک صدق کاہن کا کوئی باپ اور ماں بھی نہ

تھی۔ اور نہ اس کی زندگی کا ابتدا اور انتہا ہے۔ دیکھو خط عبرانیاں ۷/ ۵ تا ۹ کیا اسے بھی کسی آدم کے فرزند نہ ہونے کی وجہ سے خدا مانتے ہو؟ اور یسوع مسیح کی تو ماں بھی تھی دیکھو لوقا ۲/ ۱۴ تا ۳۷ اور متی کا نسب نامہ۔

(۸)

عیسائی کہتے ہیں کہ تمام ابن آدم ناپاک اور گنہگار ہیں اور انسانوں میں سے کوئی نیک اور کامل نہیں ہے۔ اور نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ فقط ایک یسوع مسیح ہی ہے۔ اس لئے وہ خدا ہے۔

یہ بھی محض وہم وخیال ہی ہے کیونکہ خود لوقا ۱/ ۶ میں مندرج ہے۔ کہ حضرت زکریا اور اس کی بیوی الیشبع ہردو خدا کے سارے حکموں کو ماننے والے اور راستباز نیکوکار ہیں۔ کیا یہ بھی نیکوکار ہونیکے باعث خدا ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ بھی ابن آدم ہی ہیں۔ جو بیگناہ ثابت ہوئے اور بہت سے ابن آدم ہوئے۔ جن پر خدا کا کلام اترا۔ اور ان کو خود خدا ہی نے اُنہ بیگناہ پاک ثابت کیا ہے۔ زبور ۲۴/ ۳ اور یوحنا ۱۰/ ۳۴۔ اور اناجیل سے تمام نبی پاک ثابت ہوتے ہیں۔ دیکھو لوقا ۱/ ۷۰ اور اعمال ۳/ ۲۱ اور دانی ایل نبی پاک از گناہ تھا۔ دیکھو دانیل ۶/ ۲۲ اور ہارون نبی خدا کا مقدس بندہ ہے دیکھو زبور ۱۰۶/ ۱۶ اور غیر انبیاء دوسرے لوگ بھی معصوم اور بیگناہ ہو سکتے ہیں دیکھو گنتی ۲۳/ ۱۰ و ۱۶/ ۲۲ اور ۲ پطرس ۱/ ۱ اور ۲ سلاطین ۲۳/ ۲۵ پھر متی ۹/ ۱۲۔ بھلے چنگوں کو حکیم درکار نہیں یعنی نیکوں کے لئے نبی آیا کرتا بلکہ ان کے لئے آتا ہے جو گناہ کی مہلک بیماری میں ماخوذ ہیں۔

پھر حضرت داؤد خدا کا سچا فرمانبردار رہا جبتک وہ جیتا رہا بیگناہ رہا دیکھو ۱ سلاطین ۱۵/ ۵ و ۱۴/ ۸ اور حضرت ایوب خدا کا پاک بندہ بیگناہ بدی سے دور رہنے والا تھا دیکھو ایوب ۱/ ۱ و ۲/ ۳ و ۱۹/ ۱۳ و حزقیل ۱۴/ ۱۴۔ اسمیں نبیوں کے نام لیکر اللہ تعالیٰ ان کو بیگناہ خدا اور نجات پانیکے مستحق بتاتا ہے۔ غور سے دیکھو۔ اور حزقیا بادشاہ بیگناہ تھا جسکی ۱۵ برس کی عمر بڑھائی گئی تھی یسعیا ۳۸/ ۳ ۔ اور حضرت داؤد کا قول آخری عمر کے ایام میں یہ تھا کہ خدا نے میری روح کو ہر ایک آفت سے رہائی دی ہے۔ یعنی گناہ سے پاک رکھا دیکھو ۱ سلاطین ۱/ ۲۹

اس قسم کے حوالجات بائبل میں بکثرت ہیں مگر ہم بخوف طوالت انہیں پر اکتفا کرتے ہیں۔

اور بائبل میں موسیٰ کو خدا سا یعنی خدا کی مانند کا خطاب فرمایا گیا ہے دیکھو خروج ۷/۱ اور موسےٰ خدا کے حضور میں نظر منظور بندہ تھا۔ دیکھو خروج ۳۳/۱۳ تا ۱۹ و ۳۴/۹

کیا یہ سب بے گناہ لوگ جو منظور ہوئے خدا بن سکتے ہیں اگر نہیں تو کیوں؟ اور یسوع مسیح کا خود اپنا قول تو یہ ہے کہ مجھ کو نیک کیوں کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں سوا ایک خدا کے دیکھو مرقس ۱۰/۱۸ ۔

(۹)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نے خود فرمایا ہے کہ میں اوپر سے ہوں اور تم نیچے سے ہو۔ تم اس جہان سے ہو میں اس جہان کا نہیں ہوں۔ اس واسطے آپ خدا ہیں۔ یہ بھی ایک غلطی کا نتیجہ ہے۔ یہ تو ہر ایک تارک الدنیا کے لئے محاورہ ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ فلاں بزرگ اس دنیا کا نہیں ہے چنانچہ یسوع مسیح نے اپنے بزرگ حواریوں کو فرمایا کہ اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا تم سے پیار کرتی لیکن تم دنیا کے نہیں ہو۔ دیکھو یوحنا ۱۵/۱۹ پھر فرمایا جیسا کہ میں دنیا کا نہیں ہوں وہ بھی (حواری) دنیا کے نہیں ہیں یوحنا ۱۷/۱۶۔ کیا یہ بھی اتنا کہنے سے خدا بن گئے تھے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(۱۰)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نے بڑے زور سے فرمایا ہے کہ میں اور باپ ایک ہی ہیں۔ یوحنا ۱۰/۳۰ اسلئے ہم یسوع مسیح کو الوہیت دیتے ہیں سو یہ بھی ایک بین غلطی ہے ہر ایک کامل مومن باللہ کے حق میں یہی کہا جاتا تھا دیکھو انجیل یوحنا ۱۷/۲۱-۲۲ کہ وے ہماری طرح ایک ہو جاویں جیسا کہ تو اے باپ مجھ میں اور وے بھی ہم میں ایک ہوں پھر یوحنا ۱۷/۱۱ میں فرمایا کہ وے ہماری طرح ایک ہو جاویں پھر خط اول یوحنا ۱/۵ خدا نور ہے پر ہم اگر نور میں چلیں جس طرح وہ نور میں ہے تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں۔ کیا یہ سب خدا ہی ہو جاوینگے؟

(۱۱)

پادری کہتے ہیں کہ بموجب یوحنا ۱۴/۹ یسوع مسیح نے خود فرمایا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے

خدا باپ کو دیکھا کیونکہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے اس لئے حضرت یسوع مسیح خدا ماننے کے قابل ہیں یہ خصوصیت بھی قابل پذیرائی نہیں ہے کیونکہ یہ محاورہ ہر ایک نیک بزرگ کے حق میں بولا جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھو اقرنتی ۱۶/۶ کہ تم زندہ خدا کی ہیکل ہو اور خدا نے فرمایا کہ میں ان میں بسونگا۔ اور چلونگا۔ پھر خط یوحنا ۲۴/۳ جو اس کے حکموں پر عمل کرتا ہے وہ اس میں اور یہ اس میں رہتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا ہم میں رہتا ہے۔ پھر خط اول یوحنا ۱۳/۴ ہم اس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں رہتا ہے۔ پس اگر بقول آپ کے یسوع مسیح میں خدا اور خدا میں یسوع مسیح اور دونو ایک ہونے کے سبب یسوع مسیح خدا ہے تو یہ لوگ بھی جن کا ذکر اوپر کے حوالجات میں گزرا خدا ہو سکتے ہیں؟ اگر نہیں ہو سکتے تو فرمائیے کیوں؟

(۱۲)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح از روئے لوقا ۵۱/۲۴ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں۔ اس لئے وہ خدائی کا مستحق ہے اور خدا کے پاس موجود ہے۔

یہ دلیل بھی ایک طفل تسلی ہے کہ بجز یسوع مسیح کے کوئی آسمان پر نہیں گیا ہے۔ کیونکہ از روئے بائبل حضرت الیاس یا ایلیا نبی بھی مجسم زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں دیکھو ۲ سلاطین ۱/۲ و ۱۱/۲۔ پھر حضرت حنوق نبی بھی آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ دیکھو پیدایش ۲۴/۵ و عبرانیاں ۵/۱۱۔ کیا یہ بھی خدائی کے حق دار مانے گئے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(۱۳)

کہا جاتا ہے کہ یسوع مسیح پیدا ہوتے ہی بولتا تھا۔ اس لئے وہ خدا تھا۔

یہ خصوصیت بھی انوکھی نہیں ہے۔ حضرت یرمیاہ نبی بھی بوقت ولادت بولتا تھا۔ دیکھو یرمیاہ ۶/۱ کیا یرمیاہ نبی خدائی کا حقدار ہو سکتا ہے؟

(۱۴)

کہتے ہیں کہ یسوع مسیح پر روح القدس نازل ہوئی اس واسطے وہ الوہیت کے حقدار سمجھے جاتے ہیں۔ یہ وہم بھی بائبل کی کم توجہی سے پیدا ہوا ہے۔ روح القدس کے معنی پاک روح۔ یعنی خداوند قدوس کی روح۔ سو یہ روح جو خدا کی پاک روح ہے حضرت موسیٰ پر بھی اتری تھی دیکھو یشعیاہ ۱۱/۶۳

پھر حضرت سموئیل پر خدا کی روح نازل ہوئی دیکھو سموئیل ۱۰/۱ پھر حضرت داؤد پر خدا کی روح اتری سموئیل ۱۹/۱۶
یوحنا ابن زکریاہ پر شکم مادر میں ہی روح القدس اتری لوقا ۱/۱۵ - پھر وہ انبیاء جن پر خدا کا کلام اترا -
خدا نے ان کو آلہ کا خطاب دیا - یوحنا ۱۰/۳۴ - پھر یروشلم میں ایک مرد مسیح شمعون راستباز دین دار
تھا اس پر روح القدس اتری تھی لوقا ۲/۲۵-۲۶ پھر ستر ابیاتار کے دو معزز پر روح اللہ اتری تھی -
دیکھو خروج ۳۱/۲ و ۳۵/۳۱ - پھر ساؤل بادشاہ کے ہرکاروں پر روح اللہ اتری تھی اسموئیل ۱۹/۲۰-۲۳
و ۲۳/۲ و ۱۱/۲۷ پھر دانیل نبی پر روح اللہ اتری تھی دیکھو دانیل ۴/۸ و ۵/۱۱، ۱۴ و امثال ۱/۲۳
پھر سمسون پر خدا کی روح اتری تھی - قاضیوں ۱۳/۲۵ و ۱۴/۶، ۱۵/۱۴ - پھر جبتی ایل پر بھی اتری
تھی - اور یشوع پر - کیا یہ بھی خدا تھے ؟

(۱۵)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نے بڑے بڑے نادر معجزات دکھائے اس لیئے وہ خدا تھا
خصوصیت ہذا کو خود یسوع مسیح نے ہی باطل قرار دیا ہے - جہاں فرمایا ہے کہ جھوٹے
نبی بھی معجزے دکھائینگے اور برگزیدوں کو گمراہ کرینگے ۲۴/۲۴ - پس جبکہ حضرت یسوع مسیح کی
گواہی ہی سے معجزات نبوت کی خصوصیت و علامت خاصہ نہیں تو پھر وہ خدائی کے
کیسے نشان بخصوصیت ہو سکتے ہیں اور ہم دکھا چکے ہیں کہ بہت انبیاء نے معجزات دکھائے
ہیں کیا وہ بھی خدا کر کے مانے گئے تھے - یا ماننے کے لئے عیسائی تیار ہیں ؟

(۱۶)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کی حکومت پانیوں پر بھی تھی کہ وہ تیر کر ان سے گزر جاتا
تھا - اس لئے وہ خدا تھا -
خصوصیت بھی یسوع مسیح میں بعدم تدبر و تفکر کا موجب ہے کیونکہ حضرت موسیٰ نے اپنا
عصا مار کر دریا کو پھاڑ دیا تھا اور اس میں سے ہزاروں کو پار اتارا - اور اس کے اعدا کو پانی نے
غرق کیا - خروج ۱۴/۱۶ - پھر حضرت یشوع بن نون نے جو موسیٰ کا خلیفہ تھا ایسا ہی کیا تھا دیکھو
یشوع ۳/۱۶ - پھر الیسع نبی نے بھی دریا کو دو ٹکڑے کر دیا ۲ سلاطین ۲/۱۴ - پھر یسوع مسیح خود فرماتے
ہیں کہ یہ کام جو میں کرتا ہوں (اے حواریو) تم بھی کرو گے بلکہ اس سے بڑھ کر کرو گے - دیکھو یوحنا ۱۴/۱۲

پھر ایسے کام کس کس کو خدا بنا لینگے ؟

(۱۷)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح منجی گنہگاران تھا اس لیئے خدا تھا۔ بموجب یوحنا ۳/۱۶
اول تو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ یسوع مسیح کن لوگوں کے لیئے دنیا میں منجی ہوا۔
اگر کہا جاوے کہ اس نے اندھوں۔ بہروں۔ اور گونگوں وغیرہ کو اچھا کیا۔ تو ہم دکھا چکے ہیں
کہ یہ کوئی خصوصیت یسوع مسیح نہیں ہے۔ پس دنیا میں یسوع مسیح کا منجی ہونا ثابت کرو۔
یسوع مسیح سے بڑھ کر حضرت موسیٰ منجی تھے۔ جن کو خود فرماتا ہے کہ میں نے تیری دعاتوں کی اور
تیرے کہنے سے یہودی گنہگاروں کو بخش دیا۔ دیکھو گنتی ۱۴/۲۲ ایسا ثبوت دینا ہی اسے شفیع
اور منجی بناتا ہے۔ اپنے تابعداروں کو عذابوں سے رہائی دلائی اور اپنے دشمنوں کو اپنے سامنے
تباہ ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ یہی کامل منجی ہے۔ پھر موسیٰ کی شفاعت سے قوم پر سے عذاب ٹل
گیا دیکھو خروج ۳۲/۳۰-۳۴ و ۹/۳۲ پھر گنتی ۱۴/۱۱-۳۲ پھر گنتی ۱۴/۱۹ کہ اے موسیٰ میں نے تیرے کہنے سے گنہگار
بخشدیا ہے۔ ایسے مقام بائبل میں بکثرت ہیں جہاں پاکبازوں کی شفاعت دنیا میں ہی
قبول ہوئی۔ اور امت نے عذابوں سے نجات پائی۔ کیا یہ بھی خدا مانے گئے ہیں ؟

(۱۸)

کہتے ہیں کہ یسوع مسیح شیطان سے بہکایا نہیں گیا بلکہ اس پر فتح پائی۔ بموجب متی ۴/۱۱
سو یہ خصوصیت بھی قابل پذیرائی نہیں کیونکہ حضرت ایوب نبی بھی شیطان سے بہکایا نہیں گیا۔
بلکہ شیطان پر اس نے فتح پائی۔ دیکھو کتاب ایوب باب اول تمام کیا۔ ایوب بھی خدا ہو گیا تھا ؟
اگر نہیں تو کیوں ؟

(۱۹)

کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کے سوائے خود بخود کوئی دنیا بھر میں سے اپنی قبر میں سے تین دن کے
بعد نہیں جی اٹھا۔ اس لیئے وہ قادر خدا ہے۔
ہم کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے۔ کہ یسوع مسیح صلیب پر مرا تھا۔ البتہ غشی کی سی حالت
ہو گئی تھی صلیب پر مرنا تو اس کی عصمت اور بزرگی کے لیئے ایک بھاری دھبہ تھا بموجب

توریت استثنا ۲۱/۲۳ و گلتیوں ۳/۱۳ -

پھر یسوع مسیح نے اس حادثہ کے وقوع کے پیشتر ہی بطور پیشگوئی کے صاف فیصلہ کر دیا کہ میں قبر میں رہوں گا تو مر کر نہ رہوں گا بلکہ یونس نبی کی مانند وہ زندہ مچھلی کے پیٹ میں رہا تھا۔ ایسا ہی میں بھی زمین کے اندر تین دن رات (زندہ) رہوں گا دیکھو متی ۱۲/۴۰ -

پس یہ خصوصیت بھی یسوع مسیح کی خدائی کے لیے سہارا نہیں دے سکتی ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح کے مرجانے کے بعد خود انجیل متی نے لکھا ہے۔ کہ بہت سی قبریں کھل گئیں۔ اور مقدس لوگوں کی بہت سی لاشیں زندہ ہو کر شہر یروشلم میں آئیں۔ اور لوگوں کو دکھائی دیں دیکھو متی ۲۷/۵۲ - اس آیت کے نیچے پادری عماد الدین نے اپنی تفسیر انجیل متی میں لکھا ہے کہ لاشیں مقدس جو زندہ ہوئیں۔ بادلوں میں ہو کر آسمان میں چلی گئیں تھیں اور یسوع مسیح سے پہلے بھی کئی مقدس لوگ قبروں سے یا مرنے کے بعد زندہ ہو گئے تھے دیکھو حوالہ مکاشفات ۱۱/۱۱ -

کیا یہ لوگ بھی خدا تھے؟ یا عیسائی ان کو خدا مانتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۲۰)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کو علم غیب تھا اس لیئے وہ خدا تھا۔

یہ خاصہ بھی صرف آپ کا ہی نہ تھا بلکہ از روئے بائیبل تمام انبیاء کو جتنی خبریں بتادیں اتنی ہی انہوں نے آگے لوگوں کو بتلا بتلا دیں اور پوری ہوئیں۔ حقیقت میں یہ خبریں ان کے لئے غیب سے نہ تھیں۔ بلکہ ان کو خدا نے بتادی تھیں۔ اور بتلانے سے پہلے وہ ہرگز نہ جانتے تھے چنانچہ اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا کہ یسوع مسیح کو خاصہ علم غیب کا ہرگز نہ تھا دیکھو متی ۱۹/۲۸ کہ اے بارہ حواریو تم عدالت کے دن بارہ تختوں پر بیٹھ کر عدالت کروگے۔ (نوٹ) حالانکہ ان میں سے ایک یہودہ اسکریوتی مرتد ہو گیا۔ پھر متی ۲۰/۲۳ یسوع مسیح کسی کو اپنے بائیں بٹھانا میرا کام نہیں (میرا اختیار نہیں ہے) پھر متی ۲۱/۱۸-۱۹-۲۰ ایک وقت یسوع مسیح بھوکا تھا ایک انجیر کے درخت کی طرف گیا۔ تاکہ اس سے پھل کھائے۔ لیکن موسم پھل نہ تھا۔ انجیر سے پھل نہ پایا اور اس پر لعنت کی اور وہ سوکھ گیا۔ ثابت ہوا کہ یسوع مسیح کو اس کے بے پھل ہونے کی پہلے کوئی خبر نہ تھی۔

پھر متی ۲۴/۳۶ اور مرقس ۱۳/۳۲۔ اس خاص گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے اور نہ بیٹا یسوع مسیح۔ پھر متی ۲۶/۳۹-۴۲ اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ (موت) کا ٹل جاوے۔ معلوم ہوا کہ حقیقی علم نہ تھا کہ انجام یوں ہوگا۔ ورنہ دعا کیوں کرتا؟

پھر مرقس ۵/۲۷ تا ۲۹-۳۰ ایک عورت نے آپ کو چھوا اور اس چھونے سے یسوع مسیح بے خبر تھا اور کہتا ہے کہ بتاؤ کس نے مجھے چھوا ہے؟

پھر مرقس ۹/۱۶ یسوع مسیح پوچھتا ہے کہ تم یہودیوں سے کیوں بحث کر رہے ہو؟ ثابت ہوا کہ آپ اس بحث سے بے خبر تھے۔ پھر مرقس ۹/۲۰-۲۱ یسوع مسیح گھر والوں کو پوچھتا ہے۔ کہ اس کو کتنی مدت کی یہ بیماری ہے۔ یعنے خود یسوع مسیح بے خبر تھا۔

اسطرح کی مثالیں بکثرت انجیل میں مل سکتی ہیں مگر ہم بخوف طوالت اتنے پر ہی کفایت کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کو علم غیب نہ تھا۔

(۳۱)

عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح کا نام یسوع ہے یعنی نجات دینے والا جہان کا اس لئے وہ خدا ہے یہ بھی ایک غلط دعویٰ ہے۔ اور بائبل سے ناواقفی یا دیدہ دانستہ مغالطہ دینے کے لئے ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ کے خلیفہ کا نام یشوع تھا جس کے معنی نجات دہندہ ہیں۔ پھر حضرت یسعیاہ کا نام جو ہے اس کے معنی خدا کے نجات دہندہ ہیں۔ اور حضرت مسیح ناصری کا نام یونانی میں یسوع ہے۔ یعنی حرف شؔ کی بجائے وہاں سؔ ہی استعمال کیا جاتا ہے پھر اسی نام کا ایک بندہ پولوس رسول کی کلیسیا میں بھی تھا۔ جسے یسوع مسیح جو یُسْتُس کہتے تھے۔ دیکھو کلسیون ۴/۱۱۔ ایک ساحر جادوگر کا نام بھی بریسوع تھا۔ جس کو پولوس نے خود دیکھا تھا دیکھو اعمال ۱۳/۶۔ اور مسیح اسے کہتے ہیں جسے بادشاہ بنایا جاتا ہے اس کے سر پر تیل ڈال کر ممسوح کرتے دیکھو ۲ سموئیل ۱۲/۷۔

اور حضرت یسعیاہ نبی خورس بادشاہ فارس کو خدا کا مسیح کہتے ہیں دیکھو یسعیاہ ۴۵/۱ کیا یہ سب کے سب خدا تھے اگر نہیں تو کیوں؟

حقیقت قدامت وید

آریہ سماج کی طرف سے ہر وقت یہی صدا اٹھتی ہوئی کانوں میں پڑیگی کہ دنیا میں وید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ازلی و ابدی ہے جب جب دنیا بنتی ہے تب تب ہی پرماتما انسانوں کی ہدایت کے لئے چار رشیوں کے دلوں میں ان (ویدوں) کا پرکاش کرتا ہے اور جس وقت پرلے کا زمانہ آتا ہے۔ تب یہ وید پرمیشر کے گیان (علم) میں چلے جاتے ہیں ضائع نہیں ہوتے۔ وید اور دنیا ہمیشہ ہمیشہ سے ہمعصر چلے آتے ہیں اور چلے جائینگے ان میں باہمی تقدم اور تاخر کسی صورت میں نہیں۔ جیسا کہ بانیٔ آریہ سماج بھی اپنی کتاب رگوید آدمی بھاشیہ بھومکا اردو صفحہ ۱۴ پر رقمطراز ہیں۔

"سوال۔ ویدوں کے ظہور کو کتنے سال گزرے ہیں؟

جواب۔ ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار ۹ سو چھہتر برس گزر گئے ہیں۔ اور اب یہ ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۷ واں برس گزر رہا ہے۔ اور اتنے ہی سال اس موجودہ کلپ کی دنیا کو ہوتے ہیں۔"

اس منگھڑت تعدادوالی عبارت سے معلوم ہوا کہ وید اور دنیا کی پیدائش کا وقت ایک ہی ہے۔ اب ذرا پنڈت لیکھرام کا بے دلیل دعوے سن لیجئے۔ فرماتے ہیں:۔

"اس واسطے آریوں کی طرف سے دعویٰ اظہر من الشمس ہے کہ وید فقط الہامی ہی نہیں بلکہ انادی و (ازلی) بھی ہیں۔ کیا وجہ؟ کہ پرمیشر انادی ہے اور چونکہ کوئی ایسا وقت نہ تھا اور نہ ہو گا جن میں وہ گیان (علم) سے خالی تھا جس سے صاف واضح طور پر نتیجہ ظاہر ہے کہ کوئی ایسا زمانہ نہ تھا۔ کہ جس میں وید (گیان) موجود نہ ہو۔ بنا بر ان ثابت ہوا کہ وید الہامی ہیں اور انادی ہیں۔ اور یہی ہمارا دعوے تھا" کلیات لیکھرام صفحہ ۱۴۱ کالم ۲

یہی وہ لاطائل دعاوی ہیں جو ہر وقت سے ہمارے کانوں میں ڈالے جا رہے ہیں۔ دعوے معقول وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھ کچھ دلائل قویہ رکھے۔ اگر بے دلیل بات کو

دعوے بنا لیا جائے تو اس طرح تو ہر ایک شخص مجاز ہے۔ کہ اٹھ کر ایک دعوے کر دے کہ فلاں بات اس طرح ہے۔ مگر عقلمند کب ایسے فضول دعاوی کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ یہی حال آریہ سماج کے دعاوی کا ہے جو آگے چل کے ہویدا ہو جائیگا۔

جب بیماری ہو تو عقل تجویز کریگی۔ کہ اس وقت حکیم کی ضرورت ہے۔ جب جرم پیدا ہونگے تو انسان کہیگا۔ کہ قانون کی ضرورت ہے۔ جب نہ بیماری نہ جرم تو خود کہہ دیگا کہ اس وقت ڈاکٹر اور مقنن کی ضرورت ہے محض بیہودہ اور لغو ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ جب انسان پیدا ہوئے تو ان کے ساتھ ہی خدا نے مکمل الہام بھیجدیا یہ ایک لایعنی خیال ہے کیونکہ اس وقت وہ پاک صاف اور معصوم ارواح تھیں ان کو زنا اور شراب نوشی۔ جوا وغیرہ افعال سے باز رہنے کا حکم فضول تھا جب وہ جانتی ہی نہیں۔ کہ جوا۔ زنا۔ شراب نوشی کیا بلا ہے۔ انہیں منع کرنا ترغیب دینا ہے +

ہم دیکھتے ہیں کہ جب بچے کو کسی امر سے روکا جائے تو وہ اور بھی اس پر مصر ہوگا اسی طرح ان پہلے انسانوں پر قیاس کر لو۔ پس مکمل الہام شروع دنیا میں باعث ہدایت نہ ہوگا۔ بلکہ باعث گمراہی و ضلالت۔ مکمل الہام کا فتوے عقل سلیم اسی وقت دیگی۔ جب معاصی کا دور دورہ ہو۔ دنیا فسق و فجور سے بھر جائے۔ روحانی بیماریاں دلوں میں گھر کر جائیں۔ تقوے و طہارت کی راہیں مسدود اور گم ہو جائیں۔ نہ کہ اس وقت جب انسان گناہوں سے ہی بیخبر محض ہوں۔ پس اس عقلی دلیل سے یہی ثابت ہوا کہ وید جو مکمل کہے جاتے ہیں ان کا شروع دنیا میں آنا سر اسر خلاف از عقل ہے اور ایک عقلمند انسان ایسے لاطائل دلائل کسی وقت بھی ماننے کو تیار نہیں ہوگا۔ یہ بحث تو تھی شروع الہام ہونے کی کہ بفرض محال وید ایسے وقت نازل ہوتے تو ان خرابیوں کی زد میں آتے۔ اب عقلی دلائل چھوڑ کر نقلی دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ وید جن کو مکمل الہام کہا جاتا ہے ازل یا شروع دنیا سے نہیں۔ بلکہ اس وقت کی تصنیف ہیں جب کہ انسانی آبادی میں تہذیب و تمدن کا دور دورہ تھا اور وہ ہر طرح کے قوانین سے واقف تھے (یہ باتیں ان کو کسی پہلی تعلیم سے ملی ہونگی)۔

سب سے اول سوامی دیانند جی کا ہی بیان ملاحظہ ہو:-

"جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کر کے ان کی بہتری چاہتے ہیں اسی طرح پرماتما نے سب آدمیوں پر مہربانی کر کے ویدوں کو ظاہر کیا جس سے انسان جہالت کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر علم و معرفت کے آفتاب کو پا کر اعلیٰ درجہ کی راحت میں رہیں اور ودیا (علم) اور سکھوں کو بڑھاتے جائیں۔"

(اردو ستیارتھ صفحہ ۲۳۸)

معزز ناظرین۔ سوامی جی کی عبارت کے جلی الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔ ویدوں کی ازلیت کے متعلق یہ کس قسم کی نسبت کا اظہار کر رہے ہیں۔ یعنی جب انسان جہالت اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ تب ہی خدا تعالیٰ نے انکی ہدایت کے لئے ویدوں کا گیان دیا۔ پہلے نہیں۔ پس ثابت ہوگا کہ وید اس وقت کی نازل کردہ کتب ہیں جب انسان بقول سوامی صاحب تاریکی و ضلالت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اگر یہ بات شروع دنیا کے متعلق مانی جائے تو بھی غلط ہے۔ کیونکہ اس وقت انسان معصوم تھے۔ اور بروئے سانکھ درشن و اقوال سوامی جی وہ مکتی سے لوٹے ہوئے رشی منی تھے۔ پس اس عبارت کے ہوتے ہوئے ویدوں کی قدامت کا خام دعویٰ بھوسے کی طرح اڑ گیا۔

اسی قسم کی اور شہادت ایک فاضل آریہ کی پیش کرتے ہیں:-

"ابتدا میں بھولوک۔ بھوہ لوک۔ سوہ لوک کی نسبت کچھ علم نہ تھا۔ جب ویدوں کا ظہور ہوا اس وقت سے ان تینوں لوکوں (کرّوں) کے پدارتھوں (اشیاء) کو لوگ جاننے لگے اس سے پہلے یہ تینوں لوک گویا نا معلوم تھے...... ویدوں کے ظہور کے بعد ہی خلقت کے باب میں لوگوں کو علم ہوا۔" (حوالہ کے لئے دیکھو اونکار تیرتھ مصنفہ کاویہ تیرتھ پنڈت شیو شنکر صاحب)

اس شہادت سے بھی وہی بات منکشف ہوتی۔ کہ وید اس وقت میں نازل ہوئے۔ جب انسان پہلے موجود تھے۔ اس عبارت کے جلی الفاظ غور سے دیکھنے کے لائق ہیں۔ ویدوں کی ازلیت کے دعاوی کا بہت عمدگی سے تار پود ادھیڑا گیا ہے۔ جزاھم اللہ۔ کیا ہی خوب فرمایا کہ

کہ لوگوں کو فلاں فلاں کرنا پہلے ہیں کوئی علم نہ تھا۔ جب ویدوں کا نزول ہوا تبھی ان سے واقف ہوئے پھر فرمایا کہ "ویدوں کے ظہور کے بعد ہی خلقت کے باب میں لوگوں کو علم ہوا" ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ بہت ہی خوب فرمایا جس کو ہر عقلمند صحیح و راست سمجھیگا۔ اب دو قوی شہادتیں دو کے ہوتے ہوئے اور مزید ثبوت کی ضرورت نہیں۔ ہاں ایک شہادت ویدوں سے بھی لکھ دینا مناسب سمجھتے ہیں کیونکہ جب وہ خود ہی ازلی ہونے کا ادعا نہیں کرتے تو غیر کا کیا حق ہے کہ ازلی ازلی کہہ کر دوسروں کا مغز جاٹے۔

پہلے زمانہ میں جو عالم اور گیان والے معصوم (گناہ سے خالی) **تھے**۔ وے بہت جلد مسکینی و فروتنی سے تعلیم کو قائم رکھنے کے لئے اپنی اولادوں کی حفاظت کے لئے طلوع آفتاب کی شفق کو دیکھ کر **اپنے یگیہ وغیرہ فرائض کو شروع کرتے تھے**" (یعنی علی الصبح) رگوید منڈل ۷ سکت ۹۱ منتر ۱ +

اس منتر میں دو جگہ لفظ **تھے** آیا ہے جس کے آگے ازلیت وید کا قائم رہنا برقرار نہیں رہ سکتا۔ **تھے** کہہ رہا ہے کہ ویدوں سے پہلے ایسے انسان ہو گزرے ہیں جو علم و معرفت والے اور فرائض کے پابند اولاد کی تعلیم و تربیت کرنے والے وغیرہ **تھے**

پس یہاں اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے ان تین شہادتوں پر اکتفا کی ارادہ ہے۔ کہ اس مضمون کو نہایت تفصیل سے لکھا جائے۔ مگر یہ کام بہت وقت کو چاہتا ہے اس لئے اس کو اور وقت پر انحصار رکھتے ہوئے آریہ صاحبان کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ وہ خدارا ان ہر سہ شہادتوں کو انصاف کی نگاہ سے غور و تدبر کرتے ہوئے دیکھیں اور ایسے بے دلیل دعاوی و بے ثبوت عقاید سے باز آئیں جنکے ذریعہ جگ ہنسائی ہو۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

تشحیذ بک ایجنسی قادیان

میں عزیز احباب کی توجہ تشحیذ بک ایجنسی کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ آپ کو سلسلہ کی جس کتاب کی ضرورت ہو اسی ایجنسی کی معرفت طلب فرمایا کریں۔

مہتمم

بشارت القرآن

سلسلہ کیلئے دیکھو تشحیذ ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء

اعراف ۔ ع ۱۵ - ۱۶ ۔ قَالَ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ (۲) وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بَارَکْنَا فِیْهَا وَتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ الْحُسْنٰی عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا کَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ ۔ یعنے کہا موسٰے نے عنقریب رب تمہارا ہلاک کردیگا ۔ تمہارے اعداء فرعونیوں کو اور خلیفہ زمین کا بنائیگا تم کو ۔ اور پھر دیکھیگا کیونکر اعمال کرتے ہو تم ۔ پھر وارث بنادیا ہم نے قوم مومنین ضعیفوں کو زمین مشرق و مغرب کا وہ جو برکت [1] رکھی ہم نے اس میں ۔ پس پوری ہوگئی بات تیرے رب کی (جو اوپر کہی تھی) ساتھ فتح کے بنی اسرائیل پر بسبب اس کے کہ صبر کیا انہوں نے فرعون کے مصائب میں ۔ اور ہلاک کیا ہم نے فرعونیوں کو اور جو تدبیریں بناتے تھے ۔

ان آیات میں دو پیشگوئیاں فرمائی ہیں ۔ اول ۔ یہ کہ خدا تعالٰی انہیں فرعونیوں کی مانند تمہیں بھی ہلاک کریگا ۔ بشرطیکہ تم نے بھی نبی اللہ کی تکذیب کی ۔ اور ناتواں مسلمانوں کو خلیفۃ الارض بادشاہ بنادیگا ۔ وہ مشارق الارض و مغارب کے فاتح بنائے جائیں گے ۔ اور جس طرح فرعون معہ لشکر کے دریا میں غرق کیا گیا تھا ۔ اسی طرح محمد صلعم کا فرعون ابوجہل وغیرہ معہ اپنے رفقاء کے خشکی میں غرق کیا جائیگا ۔ یہ ترقی برکات تقوے کا موجب ہے ۔ سو خدا کی باتیں اسی طرح پوری ہوئیں ۔ جس طرح موسٰے کے حق میں پوری ہوئیں ۔ اور تمام دشمن ہلاک ہوئے ۔ اور فتح ہوگئی ۔

(۹۰)

---

[1] یہ ارض مقدسہ شام کی نسبت پیشگوئی ہے جو حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر پوری ہوئی ۔ منہ

فالذین اٰمنوا بہٖ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی
انزل معہٗ اولٰئک ھم المفلحون ط

ترجمہ۔ وہ لوگ جو ایمان لے آئے اس قرآن پر اور نبی پر اور امداد کی اس کی۔
اور پیروی کی اس نور کی جو اتارا ساتھ اس کے۔ پس یہی لوگ مظفر و منصور ہونے والے ہیں۔

آیت ہذا میں بھی ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ کہ قرآن اور رسول اللہ صلعم کے ماننے
والوں ہی کو فاتح بنادیا جائیگا۔ اگرچہ آج وہ سب سے ضعیف اور ناتواں نظر آتے ہیں۔
اور ان کو بڑے بڑے پہاڑوں کو چکنا چور کردیا جائیگا۔ سو خدا نے مسلمانوں کو تھوڑے
ہی دنوں میں سلاطین الممالک بنادیا۔ (۹۱)

اعراف ۶۔ واتخذ قوم موسٰی من بعدہٖ من حلیہم عجلا
جسدا لہ خوار الم یروا انہ لا یکلمہم ولا یہدیہم سبیلا
اتخذوہ وکانوا ظالمین ط

ترجمہ۔ معبود بنالیا موسیٰ کی قوم نے پیچھے اس کے زیورات سے بچھڑا اور دھڑ والا
اس کے آواز تھی۔ کیا دیکھا انہوں نے یہ کہ وہ نہیں کلام کرتا ان سے کچھ۔ اور نہ وہ
کامیابی کی راہ دکھا سکتا ہے۔

آیت ہذا میں بطور پیشگوئی کے یہ اہل ملہ وغیرہ مذاہب کو خوب بتادیا کہ سچا
معبود اپنے پرستاروں سے بولا کرتا ہے۔ اور کوئی معبود نہیں بولیگا۔ مگر وہ اسلام
کا سچا خدا اپنے پرستاروں سے بولتا رہیگا۔ سو یہ پیشگوئی بھی اسلام ہی میں نظر آتی ہے
کہ پوری ہوئی اور وہی خدا بولتا ہے۔ اور اپنا نشان کلام کرکے دیتا ہے۔

(۹۲) اعراف ۲۲۔ واتل علیہم نبا الذی اتینٰہ اٰیٰتنا فانسلخ منہا
فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین ط ولو شئنا لرفعنٰہ بہا
ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ہوٰہ فمثلہ کمثل الکلب ط

ترجمہ۔ اے نبی اہل مکہ سے یہ تاریخ بیان کردے اوسکی جیسے بہت سے نشان
ہم نے عطا کئے ہوئے تھے۔ اور نکل گیا ان سے۔ پس ہوگیا وہ باغیوں سے

اور اگر چاہتے ہم بلند کرتے ہم اس کو۔ لیکن وہ جھک گیا طرف زمین کے۔ اور پیروی ہوا اپنی ہی خواہش کا۔ پس وہ کتے کی مانند ہو گیا۔

اس میں اہل مکہ کیلئے ایک بڑی پیشگوئی سنا دی ہے۔ کہ دیکھو بلعم باعور ایک مقبول بندہ تھا۔ جب اس نے اللہ کے رسول موسےٰ کی مخالفت اختیار کی۔ تب اس کو اپنی درگاہ سے ملعون کر کے بے تعلق بیگانہ ناآشنا کر دیا اور کتے کا خطاب پا کر انسانیت سے دور پھینکا گیا۔ پھر تم باوجود نامقبول بت پرست مشرک ہونیکے اس کے رسول کی عداوت میں کیونکر بچ سکتے ہو۔ یاد رکھو کہ تمہیں بدتر بنا کر داخل جہنم کریگا۔

اور دوسری پیشگوئی اس میں مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔ کہ اپنے امام الوقت کی مخالفت کر کے کوئی مقبول مقبول نہیں رہیگا۔ بلکہ آیت ہذا میں جو پیشگوئی ہے اسکا مصداق ہو

(۹۳) اعراف ۲۳۔ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۔

ترجمہ۔ پوچھتے ہیں تجھ سے اس گھڑی موعود عذاب کی بابت کہ کب قائم ہوگی۔ اسے نبی کہدے علم اس کا نزدیک اللہ کے ہے۔ اور نہیں ظاہر وقت مقرر اسکا مگر خدا پر۔ بوجھ ہے آسمانوں اور زمین میں۔ نہیں آویگی تمہارے پاس وہ گھڑی مگر اچانک ناگہاں۔

سو یہ پیشگوئی اہل مکہ پر ناگہانی طور پر ہی پوری ہوئی۔ کب ان کو امید تھی۔ کہ بدر میں اور فتح مکہ کے دن۔ ان کی جڑ کاٹی جائیگی۔ مگر خدا کی بات پوری ہوئی۔

(۹۴) اعراف ۲۴۔ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۔ اِنَّ وَلِيِّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۔

ترجمہ ہذا۔ اے نبی اہل مکہ کو زور سے سنادے۔ اور پکار دے۔ کہ آؤ امداد میں بلالو اپنے معبودوں کو۔ پھر ہر قسم کی تدبیریں اور منصوبے کرلو۔ اور پھر مجھے کوئی ڈھیل دو۔ میرا اللہ ہی دوست و مددگار ہے۔ آخر ایک دنیا نے دیکھا کہ کفار منصوبوں میں ناکام رہے۔

جماعت احمدیہ کا دارالافتاء

حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے موجودہ انتظام کے سلسلہ میں کچھ مفتی مقرر فرمائے ہیں۔ میں نے دو استفتاء کئے جو مع جواب درج ذیل ہیں۔ (ایڈیٹر)

استفتاء (ا) ولیمۂ نکاح کا مسنون طریق کیا ہے؟

(ب) آیا یہ جائز ہے کہ کھانا پکا کر بعض لوگوں کو گھر میں بلا لیا جائے؟ اور کئی لوگوں کے گھروں میں ایک ایک یا دو دو آدمیوں کا کھانا بھجوا دیں۔ اور بعض رشتہ داروں اور قریبیوں اور دوستوں کے گھروں میں ان کے تمام افراد کا کھانا بھیج دیں۔ یہ تینوں باتیں انفراداً یا مجموعاً جائز اور مسنون ہیں؟ اور کیا عورتوں کو بلا کر یا گھروں میں ولیمہ کا کھانا دینا طریق مسنون ہے یا ناجائز ہے؟

جواب

فتویٰ ولیمہ هو الجمع لان الزوجین یجتمعان قال ابن الاعرابی اصلها تمام الشئ۔ واجتماعه وتقع علی کل طعام یتخذ لسرور وتستعمل فی ولیمة الاعراس بلا تقیید وفی غیرها مع التقیید فیقال مثلاً ولیمة مأدبة۔ وعن الخلیل الولیمة هی الطعام فی العرس خاصة وفی القاموس۔ الولیمة طعام العرس او کل طعام صنع لدعوة وغیرها واولم صنعها وقال صاحب المحکم الولیمة طعام العرس والاملاك۔

ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو شادی میں پکایا جائے۔ نبی کریم صلعم نے انسؓ کو فرمایا۔ اولم ولو بشاۃ۔ [?] ولیمہ کرو جس کو پاؤ۔ مَن عام ہے جو مذکر و مؤنث سب پر استعمال ہوتا ہے۔

باقی گھروں میں ہدیہ دینا تہادوا تحابوا کے ماتحت مستحب اور گھروں میں دینے

سے وہ ولیمہ کے نام سے خارج نہیں ہوتا۔ کیونکہ ولیمہ تو کھانے کا نام ہے۔ جو شادی کے موقعہ پر پکایا جائے۔ کھانے کے لئے مسنون گھر میں بلانا ہی ہے۔ ہدیہ کے تحت گھروں میں دیا جاسکتا ہے۔ (حافظ روشن علی۔ ۳۱ر جنوری ۱۹۱۹ء)

استفتاء ۱۔ کیا فرماتے ہیں آپ دربارہ کھانے گوشت چمگادڑ کے؟ مشہور ہے کہ وہ شکار نہیں کرتا بلکہ پھل کھاتا ہے۔ رات کو نکلتا ہے؟

۲۔ کیا فرماتے ہیں دربارہ مگرمچھ (تمساح) کے گوشت کے؟ کہ آیا وہ صید البحر کی تعریف میں آکر حلال ہے یا نہیں؟

جواب

احل لکم صید البحر الخ

المراد بالصید المصید وجملة ما یصاد من البحر ثلاثة اجناس الحیتان وجمیع انواعہا حلال والضفادع وجمیع انواعہا حرام واختلفوا فیما سوی ہذین فقال ابوحنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ انہ حرام وقال ابن ابی لیلیٰ والاکثرون انہ حلال وتمسکوا بعموم الآیة۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ سورہ مائدہ صفحہ ۶۴)

چونکہ تمساح کے متعلق ادلہ کا تعارض ہے اس سے احتراز اولیٰ ہے۔ اور خفاش حلال ہے۔ مگر کراہت کے ساتھ۔ قرآن اور حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔ وسکت عن اشیاء من غیر نسیان رحمة لکم فلا تبحثوا عنہا الحدیث۔ (حافظ روشن علی فتویٰ ۱۸)

خصوصیات اسلام سید محمد اسحق صاحب مولوی فاضل نے ایک سلسلہ مضامین لکھا تھا جس میں دکھایا تھا کہ اسلام میں وہ کونسی خصوصیات ہیں جو اسے دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہیں۔ یہ دلچسپ و مفید مجموعہ رسالہ کی صورت میں برادر محمد یمین صاحب تاجر کتب قادیان نے چھاپ کر شائع کیا ہے قیمت

ناظرین منگوا کر خود بھی فائدہ اٹھائیں اور احباب میں بھی تحریک کریں +

ڈاکٹر لوئی کہنی کا قدرتی طریق علاج

(۱) سٹیم باتھ ۔ سن باتھ ۔ فریکشن سٹز باتھ ۔ فریکشن ہپ باتھ۔

(۲) ان سب میں سے عام طور پر آخر الذکر سہل ذو اثر اور مقبول عام ہے۔

اصول

(۳) جو بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ہاضمے کی خرابی سے۔ اور ہاضمہ اس لئے خراب ہوتا ہے۔ کہ خلاف قدرت زندگی بسر کی جاوے۔ اور تیز مصالحہ دار۔ ہاضمہ میں خرابی پیدا کرنے والی۔ اشیاء کا استعمال زیادہ کیا جاوے۔ اور ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے جسم میں مادہ فاسد جمع ہو جاتا ہے۔ اور جسم میں جب مادہ فاسد کے خارج کرنے کی طاقت نہیں رہتی تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ادویات مادہ فاسد اور بیماری کی دوسری وجوہات کو جسم کے اندر دبا دیتی ہیں مگر خارج نہیں کر سکتیں۔ اور آدمی ادویات سے عارضی صحت ضرور حاصل کر لیتا ہے۔ مگر مرض جڑ سے تب ہی جاتا ہے جب مادہ فاسد خارج ہو جاوے۔ اور آئندہ پیدا نہ ہو۔ یہ بات ہپ باتھ اور اس کے متعلق پرہیز اور آئندہ قانون قدرت کے بموجب زندگی بسر کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

طریقہ ہپ باتھ

(۱) ایک ٹب لیکر اس میں مریض کے حسب پسند یعنی جس میں اسے بےچینی نہ محسوس ہو پانی بھر دادیں۔ عام طور پر تازہ پانی کوئیں سے کھینچا ہوا ہر موسم میں بہتر ہوتا ہے۔ ٹب سرما میں دھوپ میں اور سخت گرمی میں چھاؤں میں رکھ لیں۔ اس میں پیچھے کو سہارا دیکر اس طرح بیٹھیں۔ کہ پانی ناف سے نیچے اور جانگھوں یعنی گھٹنوں سے اوپر رہے۔ اور تولیہ پانی میں خوب تر کر لیں۔ اور ہاتھ میں لیکر پانی کے اندر ہی پیڈو پر ملیں۔ دائیں سے بائیں۔ اور بائیں سے دائیں۔ اور نیچے سے اوپر ناف سے نیچے

پیڈو پر ملیں اور جب شروع کریں بڑا ٹھیر سے ملتے جاویں۔ اول اول پانچ منٹ۔ بعد میں دو چار دن تک دس منٹ۔ اور دو ہفتہ بعد ۱۵ منٹ۔ اگر مریض جسم کا طاقتور ہو تو ۲۰ منٹ بلکہ آدھ گھنٹے تک بھی کرنا چاہیئے۔ سوا ناف اور جانگھوں کے درمیان کے اور کسی حصہ جسم پر پانی نہ ڈالیں ملتے وقت جو چھینٹے اڑ کر یا پانی کی لہر سے کوئی حصہ جسم بھیگ جائے تو کوئی حرج نہیں اگر نہانا ہو تو کچھ دیر پہلے۔ یا تین گھنٹہ بعد نہا سکتے ہیں کھانا کھانے کے تین گھنٹہ بعد باتھ کریں۔ پہلے نہ کریں۔ اور باتھ کے بعد جب تک جسم اپنی باتھ سے پہلی حرارت نہ اختیار کرے کھانا نہ کھانا چاہیئے۔ باتھ کے بعد کپڑے پہن کر کمبل اوڑھ کر کمزور مریض گرم بستر یا دھوپ میں لیٹ جائے۔ اور طاقتور مریض چہل قدمی کرے۔ کھلے میدان میں بہتر ہے۔ اتنی دیر نہ ٹہلے کہ تھکان محسوس ہو۔ مطلب یہ کہ جسم جلدی جلدی اپنی اصلی حرارت اختیار کرے۔ اگر پسینہ آجاوے۔ تو صحت جلدی حاصل ہوگی۔ بعد ازاں کھانا کھا کر اپنا کام کاج کر سکتے ہیں۔ باتھ عموماً صبح کو ہونا چاہیئے۔ جبکہ سردی دور ہو چکی ہو۔ طاقتور مریض دوسرا باتھ بعد از دوپہر بھی لے سکتا ہے۔ دوران علاج میں ہرگز کوئی دوائی استعمال نہ کریں ورنہ باتھ بیفائدہ ہوگا۔)

فائدہ

(۵) پیڈو کل اندرونی اجزا کا مرکز ہے۔ یہاں سے کل جسم کو ٹھنڈ پہنچنے سے ہاضمہ کو ترقی ہوتی اور مادۂ فاسد پسینہ اور پاخانہ کے رستے خارج ہو کر جسم ہلکا پھلکا اور بیماریوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ پہلے ہی روز سے مایوس مریضوں کو ڈھارس [illegible]

دوران علاج کے آثار

(۶) جب مادۂ فاسد منتشر اور خارج ہونا شروع ہوتا ہے تو دوران سر۔ سر درد شدید کا ظہور ہوتا ہے۔ اور پرانی بیماریاں جو پہلے ادویات سے دب جاتی ہیں پھر نئے سر سے جوش سے ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر باتھ میں ناغہ نہ کیا جاوے تو کبھی تکلیف دہ نہیں ہوتیں اور موجودہ بیماری تو کئی بار زور شور سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر آخر کار سب نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ بعض مریض کے بار بار زور دینے کی وجہ سے علاج چھوڑ دیتے ہیں مگر ایسا نہ کرنا چاہیئے۔

پیڑو پر پھنسیاں ہوتی ہیں رگڑ سے زخم ہو جاتے ہیں مگر ہرگز نہ ڈریں اور باتھ کرتے جاویں۔ خود بخود ہی اچھے ہو جاوینگے اور ابھرتے رہینگے۔

پرہیز خوراک

(۷) کمزور مریض بغیر چھنے آٹے کی روٹی گیہوں کا نمکین دلیہ۔ اور ہر قسم کی سبزی ترکاری تھوڑا سا نمک اور گھی ملا کر اتنے پانی میں پکاویں جو ان میں جذب ہو جاوے۔ شوربہ والی ترکاری ہرگز نہ کھاویں۔ ناشتہ کے وقت روٹی کے ساتھ موسمی میوہ جات ضرور استعمال کریں نہ ملیں تو لازمی نہیں جو کام شوربہ روٹی کے ساتھ دیتا ہے خشک غذا ہونے سے دانتوں سے پیسنا چاہیئے۔ خوب چبا چبا کر کھانے سے لعاب دہن شامل ہو کر ہاضمہ میں ترقی ہوتی ہے۔ مرچیں چھوڑنے سے عموماً مریض بےچینی ظاہر کرتے۔ اور عادت جلدی نہیں بدل سکتی مگر آہستہ آہستہ مرچیں کم کرتے جاویں۔ گھی بہت تھوڑا ڈالیں۔ گوشت بالکل نہ کھاویں۔ علاج کے بعد بھی اگر گوشت نہ کھاویں تو صحت خراب نہ ہوگی۔ سبزی دال وغیرہ اس طرح پکاویں کہ ان کی اصلی حالت قائم رہے یعنی گھٹی ہوئی دال اور گھٹی ہوئی سبزی مضر صحت ہے بعض لوگ آلو یا شلجم ابال کر پانی پھینک دیتے ہیں ایسا کبھی نہ کریں اتنا پانی ڈالیں جو جذب ہو جاوے۔ میوہ جات اور دال خوب بھنا کر چباویں۔ صحت اچھی رہیگی کمزور مریض گندم کا نمکین دلیہ کھاویں تو بہت مفید ہے۔ دودھ کی عادت ہو تو تازہ اور کچا پئیں باسی اور کڑھا ہوا دیر ہضم ہوتا ہے۔ ہرگز نہ پئیں۔ جملہ گرم اشیاء مثل چاء وغیرہ سے پرہیز کریں۔ پیاس لگنے پر ٹھنڈا یا تازہ پانی پئیں۔ شروع علاج میں پیاس بہت لگتی ہے۔ ٹھنڈے پانی سے۔

رسالہ الاحمدی کا اجراء - پہلا نمبر ثانی کا نام سے شائع ہو چکا ہے جس میں ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کی پیشگوئی سے متعلق نہایت مدلل بحث ہے جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے نہایت خوبی سے پیشگوئی پر روشنی ڈالی ہے اور ڈاکٹر کا کذب بین کیا ہے کو اور تک کی بحث کو اس خوبی سے دیا ہے کہ بے اختیار زبان سے احسنت و مرحبا نکلتا ہے میر صاحب نے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے پہلے پیشگوئی کی میعاد ۳ سال ۲ ماہ بتائی پھر ۱۴ ماہ سے ۴ اگست تک اسی طرح پیشگوئی بھی منسوخ قرار دیکر ۱۹ اپریل کو "تاریخ" سنائی جو خدا نے جھوٹ کر دی قیمت ۳ مہر فاروق قادیان سے طلب کریں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۱۲

دوائیوں کے تیل

مذکورہ ذیل دوائیوں کے تیل کے دو تین بوند یا آدھ سیر دوا کے فائدہ دیتے ہیں اور کوٹنے پیسنے کی تکلیف سے بھی بچتے ہیں اور آسانی سے پی سکتے ہیں :-

(۱) **روغن صندل**۔ سوزش بول کے لئے نہایت درجہ مفید ہے قیمت ۶؍ محصول ۵؍

(۲) **اجوائن کا تیل**۔ قے بدہضمی کی ایک ہی دوا۔ " ۶؍ " ۵؍

(۳) **روغن سونٹھ**۔ یہ بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے۔ " ۸؍ " ۵؍

(۴) **روغن سونف** سر پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کیلئے مفید ثابت ہوا ہے۔ " ۴؍ " ۵؍

(۵) **روغن دارچینی**۔ یہ دارچینی کے ملائم چھلکوں سے بنا ہے اور یہ چیز نہایت خوشبودار ہے قیمت ۴؍ محصول ۵؍

(۶) **روغن لونگ**۔ متلی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور درد شکم و بدہضمی کو مفید ہے قیمت ۸؍ محصول ۵؍

(۷) **روغن لیمو**۔ ہرے گویا ابھی درخت سے ٹوٹے ہوئے لیمو کا خوشبو دیتا ہے قیمت ۴؍ ۵؍

(۸) **روغن پیپر منٹ**۔ پیٹ کے درد بدہضمی و ریاح کے خارج کرنے میں یہ ایک بہت مشہور دوا ہے قیمت ۸؍ محصول ۵؍

(۹) **روغن الائچی**۔ متلی اور ہچکی کو بند کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے۔ قیمت ۶؍ محصول ۵؍

پلیگ سے کیوں ڈرتے ہو؟

سوا اور سب بیمار ہونگے اس سے ڈرنے کا سبب یہ ہے کہ آجتک لاکھوں انسان اس موذی عارضہ کے پنجہ سے ہلاک ہوچکے ہیں گاؤں کے گاؤں اجاڑ ہو گئے شہر کے شہر تباہ ہوئے اس وجہ سے اسکے نام ہی سے دہشت معلوم ہوتی ہے پلیگ میں مبتلا ہونیکے پھر کوئی علاج نہیں ہے لیکن بنظر حفظ ما تقدم ڈاکٹر ایس کے برمن کی پلیگ روکنے والی گولیاں منگوا کر ضرور رکھیں ان گولیوں کے استعمال سے جسم کے خون میں کچھ ایسا اثر ہوتا ہے جس سے پلیگ کے کیڑے ٹھہر سکتے ہیں اور نہ اثر کرسکتا ہے وقت پر ان گولیوں کے استعمال سے ہزاروں انسان پلیگ سے محفوظ رہتے ہیں آپ بھی غافل نہیں ہیں۔ ایک گولی روزانہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ نگل جانا چاہیئے۔ بچوں کو نصف یا چوتھائی۔ قیمت ۳۶ گولیوں کی ڈبیہ ۸؍ ۶۰ گولیوں کی ڈبیہ ۱۲؍ محصول ۵؍ الگ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ